معصوموں کا سِتارہ

شہزادہ علی اصغرؑ کی شہادت پر
فرانسیسی شاعر الیکزینڈر گُنل کا خراجِ عقیدت

ترتیب

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی

Presented by www.ziaraat.com

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

Presented by www.ziaraat.com

۷۸۶

۱۱۰_۹۲

یا صاحب الزماںؑ ادرکنی

DvD Version

لبیک یا حسینؑ

خصوصی تعاون: نذر عباس
رضوان رضوی

اسلامی کُتب (اردو) DVD

ڈیجیٹل اسلامی لائبریری ۔

NOT FOR COMMERCIAL

SABIL-E-SAKINA
Unit#8,
Latifabad Hyderabad
Sindh, Pakistan.
www.sabeelesakina.page.tl
sabeelesakina@gmail.com

www.ziaraat.com

Presented by www.ziaraat.com

French Poet

(MONSIEUR ALEXANDRE GUINLE)

فرانسیسی شاعر مسیو الیکزینڈر گُنِل

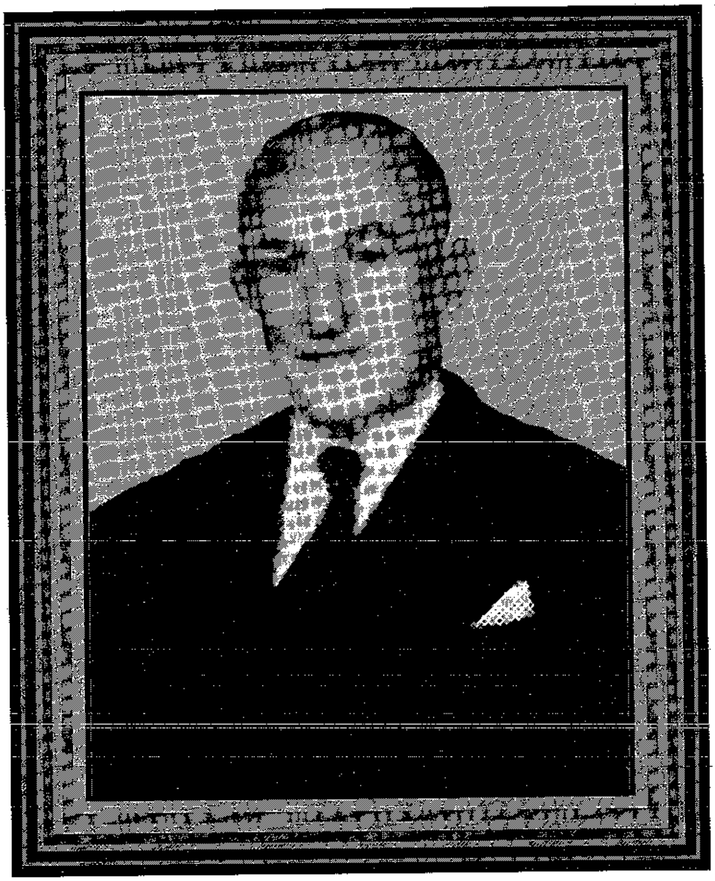

جن کو فرنچ اکیڈمی کی طرف سے

شاعری کا اعلیٰ تمغہ پیش کیا گیا

Presented by www.ziaraat.com

معصوموں کا ستارہ

شہزادہ علی اصغرؑ کی شہادت پر
فرانسیسی شاعر الیکزینڈر گُنِل کا خراجِ عقیدت

French Poet
MONSIEUR ALEXANDRE GUINLE

علّامہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب : معصوموں کا ستارہ (شہزادہ علی اصغرؑ)
ترتیب وتدوین: علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی
اشاعت : اوّل (۱۴۳۰ھ بمطابق ۲۰۰۹ء)
تعداد : ایک ہزار
کمپوزنگ : ریحان احمد
قیمت : ۳۰۰ روپے
ناشر : مرکزِ علومِ اسلامیہ
I-4 نعمان ٹیرس، فیز-III، گلشنِ اقبال، بلاک-11
کراچی۔ فون: 0213-4612868
0300-2778856

کتاب ملنے کا پتہ

مرکزِ علومِ اسلامیہ

I-4 نعمان ٹیرس، فیز-III، گلشنِ اقبال
بلاک-11 کراچی فون: 0213-4612868
website: www.allamazameerakhtar.com

Presented by www.ziaraat.com

......اِن آنکھوں نے کیا کیا دیکھا

یہی سنتے آئے تھے کہ شیعہ حضرات بہت مہذّب اور باادب ہوتے ہیں۔ شیعوں نے کبھی اہلِ سنّت پر حملہ نہیں کیا بلکہ کسی بھی عبادت خانے پر کسی فرقے پر کبھی حملہ نہیں کیا، تاریخِ شیعیت کا انوکھا اور پہلا واقعہ ۱۴؍صفر مطابق ۹؍فروری ۲۰۰۹ء شہادتِ حضرت سکینہؑ کے روز جامعہ سبطین گلشنِ اقبال کراچی، کا ہے جس میں شیعہ حضرات نے خود ہی مجلسِ عزا اور امام بارگاہ پر حملہ کر دیا۔

منبر کے دونوں جانب لگے حضرت عباسؑ کے علم توڑ کر نیچے پھینک دیئے۔ منبر پر لاتیں ماریں سوزخوان، سلام خوان، ذاکرِ حسینؑ اور سامعین عزاداروں پر حملہ آور ہوئے اور خواتین عزاداروں کی بے حرمتی کی گئی۔ امام باڑے کے دروازے پر لاتیں ماریں فرشِ عزا کا تقدس پامال کر دیا گیا اِن تمام لوگوں کا تعلق شیعہ دینی مدرسوں سے تھا۔ اِن طلبا کی مدد کے لیئے کچھ شیعہ ادارے بھی شامل ہوگئے۔ شاہ راہِ عام پر ہنگامہ برپا تھا اور راستے کا اہلِ سنت کا مجمع شیعوں پر ہنس رہا تھا۔

سر شرم سے جھک گیا ہے۔ ایک سال ہوگیا اب تک تفتیش کے باوجود اس سانحہ کی وجوہات کا علم نہیں ہوسکا اگر کسی صاحب کو اس کا علم ہو تو ہمیں اطلاع ضرور دیں کہ اس سازش کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے اور ایسا کرنے کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی۔

ادارۂ مرکزِ علومِ اسلامیہ حضرت عباسؑ کے معجزے کا منتظر ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

مترجم کے قلم سے!

معصوموں کا ستارہ

آج سے چند سال پیشتر جبکہ جرمنی کی تقسیم کے مسئلہ میں روس اور اس کے حریفوں کے درمیان سخت کشمکش پیدا ہوگئی تھی اور طرفین کا اختلاف انتہائی نازک صورت اختیار کر چکا تھا جنگ کی سیاہ اور گھنگھور گھٹائیں اُفق مغرب پر چھائی ہوئی عالم کو تیرہ و تار بنانے اور اپنے برق و رعد سے جرمن امن و عافیت کو جلا کر خاکستر کر دینے کی دھمکیاں دے رہی تھیں۔ تیسری جنگ عظیم کے بھیانک تصورات دلوں کو دہلا رہے تھے، ہر طرف الامان والحفیظ کی صدائیں بلند تھیں، ہر صاحبِ فکر، جنگ کو دنیا سے مٹانے اور آنے والی تباہی و بربادی کی ڈراونی اور ناپاک تخیل کو انسانی قلب و دماغ سے باہر کرنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ اسی پُر آشوب زمانہ میں فرانس کے ایک ممتاز فاضل نے لاکھوں بچوں کی دستخطوں سے امن و امان کی ایک درخواست یو، این، او، کو پیش کی۔ مجھ کو یہ بات بہت پسند آئی اور میں نے بچوں کو شاباشی دینے اور فاضل موصوف کا استحسان کرنے کی غرض سے ایک مقالہ تحریر کیا جس کا ملخص یہ تھا۔

Presented by www.ziaraat.com

انسانیت اس وقت انتہائی پر آشوب دور سے گزر رہی ہے۔ گزشتہ جنگ عظیم کے اثرات ابھی دنیا سے محو نہیں ہوئے ہیں کہ نوع بشر تیسری عالمگیر جنگ کے شعلے بھڑکانے کے لئے آمادہ اور مستعد نظر آتی ہے۔

تعمیر کے بہانے تخریب کی تیاریاں ہو رہی ہیں، بنی آدم کی فلاح و بہبود کے نام سے لڑائیاں جگائی جا رہی ہیں، ایسا دکھائی دیتا ہے کہ خاکی گلوب کے بسنے والی مخلوق اپنے ہاتھوں اپنی عافیت کھو چکی ہے اور تہذیب و تمدن کا دعویدار انسان ترقی کی راہ میں جو قدم آگے بڑھاتا ہے وہی اس کو انسانیت کے مقام میں چند قدم پیچھے دھکیل دیتا ہے، انسان کی حرص و آز کے خلاف عالم کا ذرّہ ذرّہ صدائے احتجاج بلند کرتا ہے اور دنیا کا گوشہ گوشہ فرید اور لغیاث کی آوازوں سے گونج رہا ہے، ہماری خودغرضی نے اب ہماری یہ نوبت پہنچائی ہے کہ ہمارے معصوم بچے ہم سے تنگ آکر امن و امان کی درخواست لے کر ہمارے سامنے پیش ہو رہے ہیں۔

کیا کہنا ان معصوم بچوں کا جو اپنی صبح زندگی میں نوعِ بشر کی ایسی عظیم خدمت کے لئے میدانِ عمل میں آئے اور کیا کہنا اُن والدین کا جنہوں نے ایسے بچے تربیت کئے جو ایسے آڑے وقت میں انسانیت کی حقیقی فلاح و بہبود میں کام آنے کے قابل ثابت ہوئے۔

بچوں کی یہ پیاری اپیل اگر ایک طرف بلاشبہ دلوں کو موہ لینے والی، تو دوسری طرف تمام نوعِ بشر کے لئے انتہائی شرم و ندامت کی حامل ہے، اس لئے کہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان کے قوائے ادراک اب اس درجہ ماؤف و مفلوج ہو چکے ہیں کہ ننھے ننھے بچے اپنے معصوم ہاتھوں کو بلند کر کے انسان کو اِس کا فرض

Presented by www.ziaraat.com

سمجھانے اور امن وعافیت کے متعلق اس کا بھولا ہوا سبق یاد دلانے آئے ہیں۔

بچوں کی اس اپیل سے میں بہت زیادہ متاثر ہوں جس کا باعث یہ ہے کہ میرے دل کی تہوں میں ایک زخم پوشیدہ ہے۔ جو کبھی رجھنے والا نہیں ہے۔ یہ گہرا ناسور بچوں کی ایک مختصر جماعت کی ایک غضبناک داستان سے پیدا ہوا ہے جنہوں نے آج سے تیرہ سو برس پہلے دنیا کے امن وامان کی خاطر قربانی کا ایک فقید المثال اور غیر فانی منظر پیش کیا ہے۔

آگے چل کر اپنے مقالہ میں بچوں کی اپیل کی تائید مزید کی غرض سے میں نے کربلا کے پیاسے معصوموں کی داستان غم کو فرنچ قارئین کے لئے کسی قدر تفصیل سے دہراتے ہوئے عصر حاضر کے بچوں کو دعا دی تھی کہ خداوند عالم کربلا والوں کے نام پر اُن کو اُن کے مقدس مشن میں کامیابی عطا فرمائے اور ایسا ہو کہ آج کے بچے جب دنیا کی قیادت سنبھالنے کے قابل ہوں تو ارضی گلوب سے ظلم وجور کا نام مٹ جائے اور ہر طرف دنیا میں عدل وانصاف اور اُخوت ومحبت کا دور دورہ ہو، کیونکہ وہ تو پہلے ہی سے امن وعافیت کے والہ وشیدا رہے ہیں اور اپنی صبح زندگی میں اتحاد واخوّت کے پیغامبر ہو کر اپنے بزرگوں کے سامنے آچکے ہیں۔

میرے فرانسیسی دوستوں نے اس مناسب وقت مقالہ کو بہت پسند کیا۔ ایک فاضل دوست نے جو فرنچ متشرقین میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں، یہ تجویز پیش کی کہ اس مقالہ کو کسی جریدے میں شائع کرنے کے بجائے ان کو اجازت دی جائے کہ یہ مقابلہ اور بعض دوسری تحریر میں جو اسی زمانہ میں میں نے امن عالمی کے سلسلہ میں لکھی تھیں، ایک انٹرنیشنل کانفرنس میں جو اُنہیں دنوں پیرس میں ہونے

Presented by www.ziaraat.com

والی تھی وہ میری جانب سے پڑھیں جس کے لئے اُنہوں نے مجھے فرمائش کی کہ میں اپنی سوانح حیات بھی اُن کو لکھ کر دوں۔

میرے دوست کی یہ تجویز تمام تر مخلصانہ تھی مگر سوانح حیات لکھنے کی ذمہ داری میرے اوپر عائد کر کے اُنہوں نے مجھ کو ایک الجھن میں ڈال دیا اور نتیجہ میں یہ بات یوں ہی رہ گئی۔

لیکن اس واقعہ کی تلافی اس طرح ہوئی کہ اسی زمانہ میں فرانس کے نامی شاعر مسیو الیگزنڈر گنل کا مجھ سے تعارف ہوا اور دوستانہ تعلقات قائم ہو گئے۔ الیگزنڈر گنل فرانس کے چیدہ اور مایہ ناز شعرا میں سے ایک ہیں۔ ان کو فرنچ اکیڈمی نے شاعری کا سب سے اعلیٰ تمغہ پیش کیا ہے۔ ان کی نظمیں فرانس میں بڑی مقبولیت رکھتی ہیں۔

میرے دوست کو میرا موضوع بہت پسند آیا، قربانی کا شاندار کارنامہ جو معصوم بچوں نے کربلا میں پیش کیا اس نے ان کو اس درجہ متاثر کیا کہ آخر انہوں نے اس موضوع کو اپنا لیا اور بہت کافی وقت و دماغ اس شاہکار پر خرچ کیا جس کا اردو ترجمہ آج آپ کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔

مغربی شاعر کے لئے یہ موضوع بالکل نیا تھا مگر باکمال، سخنور نے اس موضوع میں ایک ایسا تحفہ دنیا کو پیش کیا جو حقیقت میں نیا اور بالکل اچھوتا ہے۔

کیسا انوکھا انداز ہے جو مفکر کبیر نے اپنے شاہکار کی ترتیب میں اختیار کیا ہے۔

''ایک بچہ بچوں کی عالمگیر انجمن کی طرف سے بچوں کے شہنشاہ حضرت علی اصغر علیہ السلام کو مدح و ثنا کا تحفہ پیش کرتا اور معصوموں کے آقا اور اس کی

Presented by www.ziaraat.com

جماعت کی قربانی کو سراہتا۔ قدم قدم پہ بچوں کو فخر و مباہات کے لئے اُبھارتا، موقع موقع سے ماؤں کو تفاخر میں شرکت کی دعوت دیتا اور ان کو اپنے فرزندوں کی حوصلہ افزائی کے لئے پکارتا جاتا ہے"

اس طرح اس بچہ کی زبان سے یہ نظم تقریباً ڈھائی ہزار مصرعے تک پہنچتی ہے جس کا ہر لفظ چبھنے والا اور ہر مصرعہ ایک نشتر ہے جو بتلاتا ہے اس خونچکاں داستان کی بدولت کتنا گہرا اثر شاعر اپنے دل میں لئے ہوئے ہے۔ ساتھ ہی امن عالم کا موضوع جس کے لئے کتاب لکھی گئی ہے ہر ہر باب سے مترشح ہو رہا ہے۔

جہاں تک اُردو ترجمہ کا تعلق ہے مجھے اس بات کا اعتراف ہے کہ میں فرنچ زبان کی شیرینی اور اس کی فصاحت و بلاغت کو اُردو زبان میں لانے سے قاصر ہوں جس کا ایک ایک سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ مجھے فرنچ زبان میں زیادہ دست گاہ نہیں ہے، اس پر طرہ یہ کہ میں سابق کہ نسبت اب اپنے کو اپنی مادری زبان میں بھی قاصر پاتا ہوں، میری عمر کا زیادہ تر حصہ بیرونی ممالک میں بسر ہوا جہاں اپنی بولی بھلا کر اظہار مطلب کے لئے دوسروں کی زبان مستعار لینے کا عادی ہو گیا ہوں، تاہم میں نے اپنی سی کوشش کی ہے کہ شاعر کے تخیل کو سادہ لفظوں میں آپ کے سامنے پیش کر دیا جائے۔

میں ایک دفعہ پھر اپنے عزیز ترین فاضل دوست مسیو الیگزنڈر گنل کا ذکر دوھرانا چاہتا ہوں، وہ مسیحی ہیں اور ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو مذہب سے بے نیاز ہوں بلکہ مذہبیت کا جذبہ ان کی طبیعت میں پوری طرح راسخ ہے۔ اُنہوں نے مسیحیت پر بیش قیمت نظمیں لکھی ہیں جن کو فرانس کے مذہبی حلقوں

Presented by www.ziaraat.com

میں کافی مقبولیت حاصل ہے۔

آخر میں دو باتوں کی طرف ملتفت کر دینا ضروری سمجھتا ہوں ایک مصرعہ میں شاعر نے ''فوملھا'' کا لفظ استعمال کیا ہے میں نے اس لفظ کو متعدد ڈکشنریوں میں اور فرنچ انسائیکلو پیڈیا میں بھی تلاش کیا لیکن کہیں نہ پایا، بالآخر شاعر سے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ یہ ایک درخشاں ستارہ ہے جو اُفقِ عراق پر طالع ہوتا ہے۔ شاعر نے اس لفظ کو کسی عربی لفظ سے لیا ہے جس کو میں نہیں سمجھ سکا۔ بہر کیف شاعر کا منشا کیا ہے وہ پیش کر دیا گیا؟

ایک موقع پر شاعر نے حضرت علی اصغرؑ کو خدا کا سب سے زیادہ پیارا فرزند کہا ہے۔ یہ الفاظ آپ کے ذہن پر بار نہ ہوں یہ ایک مسیحی تعبیر ہے جو مخلوق کے باری میں خالق کے کمالِ شفقت کا مظاہرہ کرتی ہے۔ باپ بیٹے کے وجود کی علت ہوتا ہے اور اخلاقِ عالم علۃ العلل ہے۔ انجیلِ مقدس میں ایک جملہ نقل کیا گیا ہے جو حضرتِ مسیحؑ کی زبانِ مبارک پر جاری ہوا تھا۔ ''میں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے پاس جاتا ہوں۔'' اُن کلمات میں ابوبیت کا یہی پاکیزہ تخیل ہمارے سامنے پیش کیا گیا تھا جو مسخ ہو کر کیا سے کیا ہو گیا۔ حضرت علی اصغرؑ کو خدا کا سب سے زیادہ پیارا فرزند کہنا اُسی حقیقی مقصد کو ادا کرتا ہے جو انجیل کے کلمات میں مضمر ہے۔ شاعر کا یہ جملہ اس بات کی دلالت ہے کہ مسیحی دنیا میں آج بھی ایسے سنجیدہ افراد موجود ہیں جو اس وسیع نقطہ نظر کو سمجھتے ہیں یعنی ابنیت کی وہ حیثیت جس میں حضرت مسیحؑ نے اپنے ساتھ اپنے تمام مخاطبین کو شریک کیا اس قسم کی تعبیرات اسلامی احادیث میں بھی مفقود نہیں ہیں۔ مثلاً حدیث قدسی میں خود جناب رب

Presented by www.ziaraat.com

العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

"الا غنیاء امنائی والفقراء عیالی"

رہا ابویت وابنیت کا وہ علاقہ جو مخلوق میں پایا جاتا ہے اس سے ذات باری تعالیٰ برتر ومنزہ ہے اور قرآن مجید نے اُسی کی نفی کی ہے۔

Presented by www.ziaraat.com

الیگزنڈر رِگنُل (فرانسیسی مرثیہ گو):

مقدمہ

حال میں دنیا کو پے در پے ایسے ہولناک مصائب و آلام سے سابقہ ہوا جن کا انسانیت کے ساتھ انتساب تصور و قیاس سے باہر تھا۔

ایسا نظر آتا ہے کہ علما و شعرا، ومفکرین کی صدہا سال کی کاوشیں اور مذہب کی صدیوں کی کوششیں جو معیار اخلاق کو بلند کرنے کے لیئے صرف ہوئیں سب حرف غلط ہو کر رہ جائیں۔

بدترین مجرمانہ ذہنیت اور غیظ وغضب کے شیطانی جذبے نے انتہائی قابل نفریں جنگ کا آغاز کیا اور آج تک بھی اُس کی بھیانک تباہ کاری، بربادی اور مصائب سے کرۂ ارض کو نجات نہیں ہوئی۔ پہلے ایٹم بم کے پھٹنے سے جو ناقابلِ تصوّر اور بے حساب بربادیاں اس خاکی دنیا میں ظہور پذیر ہوئیں اُس کے نتیجہ میں فکروں میں انقلاب اور ذہنوں میں ایک عجیب و غریب میلان ورجحان رونما ہوا اور وہ یہ کہ عہدِ حاضر کا انسان زندگی سے سخت بددل ہو گیا اُس کو شدّت سے یہ احساس پیدا ہوا کہ کرۂ ارض پر زندگی بہت بے قیمت ہو چکی اور اب اُس کا

Presented by www.ziaraat.com

خاتمہ کچھ زیادہ اہمیت نہیں رکھتا اور اسی بنیاد پر اس جذبہ کی نشو ونما ہوئی کہ زندگی سے چھٹکارا حاصل کرنے کے تصوّر ہی میں بہتری ہے۔

کچھ بھی ہو یہ ایک نا قابلِ انکار حقیقت ہے کہ وہ نسلِ انسانی جو تکالیف کے مقابلے میں حیرت انگیز قوت کا مظاہرہ کرتی جو ہر قسم کی غلامانہ بندش اور ہر غیر منصفانہ روش کے خلاف نبرد آزمائی کرنے میں بڑی توانائی اور شیر دلی دکھاتی ہے۔ پناہ بخدا اگر وہ ایسے حالات سے دوچار ہو جائے کہ اُن کی بنا پر وہ اپنے عقائد اور اپنے افکار و خیالات کی تہہ میں اُمید کی آخری جھلک بھی نہ پائے پھر وہ مصائب و آلام جن کے مقابلے کے لیئے اُمید سے لگاؤ کی صورت میں انسان اپنے اندر پوری تاب و تواں محسوس کرتا تھا بحالت مایوسی اُس کی زندگی کی مسرتوں کو تمام تر مٹا دینے کے لیئے کافی ہوں گے۔

مختصر یہ کہ انسان کے لیئے یہ کشمکش زندگی کے مسائل میں سب سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے کہ وہ یہ طے کرے کہ آیا اُس کو اُمید کا دامن چھوڑ کر مایوس اور دل شکستہ ہو جانا چاہیئے یا اُمید کی کرن سے راہِ زندگی کو منوّر رکھنا ضروری ہے۔ شوپن ہارنے پُر امید رہنے کے لیئے جو وجود پیش کیے ہیں وہ حقیقتاً نہایت قوی اور آسانی سے دلنشیں ہونے والے ہیں۔ مشکّکین کی جماعت کے وہ افراد جن کا تردّد و شک کا طریقہ علمی حزم و احتیاط کے حدود سے تجاوز کر کے ایک قسم کا شوقیہ مسلک بن کر نہیں رہ گیا ہے اُن کے کلمات سے بھی آخری نتیجہ یہی برآمد ہوتا ہے کہ انسان کو مایوس ہو جانے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

سب باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے آج ہم دو قوی نظریات سے دوچار

Presented by www.ziaraat.com

ہیں۔ جن میں ایسا تضاد نہیں ہے کہ ایک کا دوسرے سے برسرِ پیکار ہونا ناگزیر ہو لیکن سرد جنگ کے ذریعہ سے جو چالیں چلی جا رہی ہیں اُن کے رخ کو دیکھ کر اگر کوئی پیشین گوئی کی جا سکتی ہے تو وہ یہی ہے کہ اس وقت پوری نسلِ انسانی خطرے سے دوچار ہے۔ اس صورت حال کو ذرا دوسرے نقطۂ نظر سے دیکھئے بلکہ یہ کہنا بہتر ہوگا کہ دوسرے نقطۂ نظر سے دیکھنا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ یہ نظریاتی رقابت واقعی اور حقیقی کم ہے اور فرضی زیادہ مگر پروپیگنڈے کے ذریعہ سے اُس کو زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے اور بے چارہ عام آدمی ان پروپیگنڈہ بازوں کے ہاتھوں میں کھلونا بنا ہوا اِدھر سے اُدھر لڑھک رہا ہے۔ لیکن اس پوری بھیانک تصویر کے باوجود ایک چیز بالکل عیاں ہے اور وہ یہ کہ اب تک جن قوموں کو اُن کے مفادات کے تصادم نے ایک دوسرے کا دشمن بنا رکھا تھا مشترکہ خطرے کے مقابل بڑے صبر و ضبط کے ساتھ اپنے تمام اختلافات کے حل کی تلاش میں لگ گئے ہیں۔ اس کوشش میں اگر ریا کاری کا کوئی جزو شامل ہو اُس کو نظر انداز کرتے ہوئے یہ سوچنے کی چیز ہے کہ کیا حقیقتاً یہ واقعی ترقی کی طرف ایک کھلا ہوا قدم نہیں ہے؟۔ اس لئے ہم کو ہمت نہیں ہارنا چاہیئے اور بلا لحاظ اس کے کہ کیا صورت اور کیسے تدابیر اس بارے میں اختیار کئے جا رہے ہیں۔ ہم کو دنیا کے مستقبل کے لیئے پُر اُمید رہنا چاہیئے۔

چونکہ کچھ بھی سہی اس وقت سرد جنگ اور واقعی جنگ کے درمیان ایک خلیج ضرور حائل ہے جو ایک حد تک ناقابلِ عبور ہے۔

ہر شخص کے مشاہدہ میں آسانی سے یہ چیز آ رہی ہے کہ عرصہ دراز کی جنگ و

Presented by www.ziaraat.com

جدال کے بعد ایک ایسی سیاست منصۂ شہود پر آرہی ہے جس کے ذریعہ سے ایسے عظیم اور خطرناک اختلافی مسائل کو حل کرنے کی کوشش شروع ہوگئی ہے جو اس سے پیشتر قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف آسانی سے صف آرا کر سکتے تھے۔ ایسے ایسے اہم مفادات کا تصادم جو ہر عہد اور ہر عصر میں ملکوں کو برسرِ پیکار کرتے رہے ہیں آج انتہائی صبر وضبط کے ساتھ بحث و تمحیص کے ذریعہ سے حل کرنے کی کوشش ہو رہی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعاً یہ حقیقی ہوشمندی اور دانائی کی طرف ایک قدم ہے یا یہ صرف کوئی ریاکارانہ عیاری اور چالبازی ہے جو بالآخر ایک ہیبت ناک اور تباہ کن جنگ پر ختم ہوگی اور جس کے ذریعہ سے انسانی قلب میں جو کچھ بھی محبت اور امید کی کرن باقی ہے اُس سب کا خاتمہ کر دے گی۔ اگر حقیقتاً دیکھا جائے تو یہ چیز بعید بھی نہیں ہے اور درصورتیکہ واقعاً ایسا ہی حشر ہونا ہے تو ہم کو انسانی سطح پر گفتگو کرنے کے بجائے یہ کہنا زیادہ صحیح ہوگا کہ خدا ہمارے گناہوں سے بیزار ہو کر اس بات پر رضامند ہو چکا ہے کہ اس سیاہ کار نسل کا خاتمہ کر دے جیسے وہ مستوجب سزا قرار دے چکا ہے لیکن اسی کے ساتھ یہ بھی یقین ہے کہ وہ اپنی عجیب وغریب کارسازی کے ذریعہ سے اپنے اُن مخلص بندوں کا ضرور تحفّظ کرے گا جو اُس کی معرفت رکھتے اور اُس کی حمد وثنا کرتے ہیں۔

اس وقت آپ کے سامنے خداوند عالم پر اعتماد اور بھروسہ کی اعلیٰ مثال کے طور پر ''معصوموں کا ستارہ'' پیش کیا جا رہا ہے یہ نظم فرانس اور دیگر ممالک کے باشندوں کے سامنے کربلا کے انتہائی المناک سانحہ کا سب سے زیادہ غمگین پہلو

Presented by www.ziaraat.com

پیش کرتی ہے۔ یہ دردناک اور عظیم سانحہ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو صدیوں سے برمائے ہوئے ہے اور بجا طور پر انسانی تاریخ کا سب سے زیادہ بھیانک جرم تصور کیا جاتا ہے۔

یہ گلدستۂ نظم خدائے قدوس پر اعتمادِ کلی کے اظہار کا ایسا اعلیٰ نمونہ پیش کرتا ہے جس کی نظیر تاریخِ عالم میں موجود نہیں ہے جس میں رسولِ اسلام کی پیاری بیٹی حضرت فاطمہؑ کے لاڈلے فرزند حسینؑ بن علی کے سب سے چھوٹے پسر علی اصغرؑ کی شہادت پر نوحہ کیا گیا ہے۔

علی اصغرؑ کی شہادت کا واقعہ اس عظیم الشان واقعہ کا جزو ہے جب حسینؑ اپنے خاندان اور چند رفیقوں کے ساتھ کربلا کے ریگستان میں نہرِ فرات کے کنارے ڈیرے ڈالے ہوئے تھے اور یزید اموی کی فوجوں نے اُن کو اپنے حلقے میں لے کر پانی بند کر دیا تھا۔ تیسرے روز گنتی کے ان بہادروں اور یزید کی فوجوں میں جنگ ہوئی۔ حسینی مجاہدین میں بوڑھے، بچے، جوان ایک ایک کر کے دادِ شجاعت دیتے ہوئے عزّت کی موت مرتے گئے لیکن ان میں سے ہر ایک نے وہ زبردست جنگ کی اور دشمن کی فوج کا اس طرح ڈٹ کر مقابلہ کیا کہ ہر ایک جانباز کا کارنامۂ شجاعت ہمیشہ ہمیشہ یادگار رہے گا۔

غنیم کی تعداد کی کثرت کا کوئی علاج نہ تھا۔ آخری موقع پر حسینؑ نے یہ تہیہ کیا کہ اپنے شیر خوار فرزند علی اصغرؑ کو دشمن کی فوجوں کے سامنے پیش کریں اور اُس کی جان بچانے کے لیئے دشمن سے تھوڑا پانی طلب کریں۔ اس سوال کا جواب ایک ایسے قاتل تیر سے دیا گیا جس نے اس ننھّی سی جان کے گلے کو چھید دیا اور بچہ

Presented by www.ziaraat.com

اپنے مظلوم باپ کی آغوش میں تڑپ کر ختم ہو گیا۔

زوالِ آفتاب کے بعد جب کہ سائے دراز ہونے لگے یہ عجیب جنگ ختم پر آ گئی۔ باعزّت باپ کا باعزّت فرزند حسینؑ بن علی خود بھی عزّت کی موت سے ہمکنار ہوا اور دشمن کو قابلِ نفرین فتح حاصل ہوئی۔ لاوارث خواتین اور صغیر سن بچے قید کر لیئے گئے اور اُن کی تمام مملوکات لوٹی کھسوٹی گئیں حتیٰ کہ باعزّت خواتین کے سروں کی چادریں تک بھی چھین لی گئیں اور ایک ادنیٰ سی چیز یعنی بھیڑ کی کھال جو حسینؑ کے ایک نوجوان فرزند علی زین العابدینؑ کا بستر علالت تھی دشمنوں کی دستبرد سے محفوظ نہ رہی۔ بچوں کے گوشوارے اس بے دردی کے ساتھ کھینچے گئے کہ بچوں کے کانوں سے خون بہنے لگا۔ اس تمام ظلم وستم کے بعد حسین اور اُن کے رفقاء کے خیموں کو آگ لگا دی گئی۔

اس عظیم سانحہ کے تیسرے روز ان قابل نفرت فاتحوں نے اپنے ساتھیوں کی لاشوں کو دفن کرنے کے بعد کوفہ کی طرف کوچ کیا تا کہ ان باعزت قیدیوں کو کوفہ کے گورنر عبید اللہ کے سامنے پیش کیا جائے قیدی اونٹوں کی برہنہ پشت پر بٹھائے گئے جو پلٹ پلٹ کر اپنے عزیز ترین رشتہ داروں، وارثوں، بھائیوں اور بیٹوں کی خون آلودہ لاشوں کو مڑ مڑ کر دیکھتے جاتے تھے جن کو وہ گرم ریتی پر چھوڑے جا رہے تھے۔ یتیم بچّوں کے نالہ وفریاد سے دل ہلے جاتے تھے اور آسمان کانپتا معلوم ہوتا تھا۔ کوفہ میں گورنر کے سامنے حاضری دینے کے بعد یہ قافلہ دمشق کے لیئے روانہ کیا گیا تا کہ شہدا کے کٹے ہوئے سروں کو بداطوار یزید کے حضور میں پیش کیا جائے۔ اس پورے سفر میں حسینؑ کی بہن زینبؑ اپنے

Presented by www.ziaraat.com

شہید بھائی کے قائمقام کی حیثیت سے ان قیدیوں کی سرداری کے فرائض انجام دے رہی تھیں۔ یہ باعزّت خاتون علیؑ کی دختر تھیں جنہوں نے بازارِ کوفہ میں پشتِ ناقہ سے تماشائیوں کے مجمع کو سناتے ہوئے، دارالامارہ میں گورنر کو خطاب کرتے ہوئے اور دمشق کے شاہی محل میں خود خلیفہ کو مخاطب کر کے نہایت زبردست اور یادگار تقریریں کیں۔ ظالموں نے کمسن بچوں تک کو معاف نہیں کیا اُن کو اس طرح رسیوں میں باندھا گیا تھا کہ اُن کے گلے اُن کی ماؤں اور پھوپھیوں کے بازوؤں سے بندھے تھے اور مخصوص علی بن حسینؑ زین العابدین کو باوجود اُن کی سخت علالت کے سر سے پیر تک لوہے میں جکڑا گیا تھا۔

کربلا کی ان بے مثال ہستیوں نے اعلیٰ اصول کے لیئے اپنی، اپنی اولاد، اپنے اقرباء اور ساتھیوں کی جانوں کو قربانی کے لیئے پیش کرنے میں کچھ تامل نہیں کیا اور اس لیئے اگر تمام مشرقی ممالک کربلا کے سانحہ پر آج تک آنسو بہاتے ہیں تو ذرا بھی تعجب کی بات نہیں ہے۔

جس شخص کے دل میں احساس کا تھوڑا سا مادّہ بھی ہو وہ اس شریفانہ اور پاکیزہ اقدام سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کربلا کا نام سنتے ہی جہاں حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کی اعلیٰ شجاعت اور بے نظیر قربانی کی یاد تازہ ہوتی ہے وہاں معصوم بچوں کی پانی پانی کی چیخ پکار اور باعزّت خواتین کی نالہ وفریاد کی صدائیں بھی کانوں میں گونج اُٹھتی ہیں۔

کربلا کا ریتیلا میدان تاریخِ اسلام کی تاریک ترین ساعتوں کو یاد دلاتا ہے لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ تاریک گھڑیاں بلند ترین اخلاق و کردار کی

Presented by www.ziaraat.com

عظیم الشّان بنیاد بن گئی ہیں۔ کربلا کے ہیرو اپنی اعلیٰ شجاعت اپنے پاکیزہ اصول اپنے غیر متزلزل عقیدے اور اپنی عظیم الشّان مثال کے ذریعے سے انسانی قلب و دماغ میں بلند ترین جذبہ شرافت کو حرکت دیتے رہیں گے اور اقوامِ عالم کی تاریخ میں ہمیشہ منفرد مقام پر نظر آئیں گے۔

اس گلدستۂ نظم کی بنیاد اس طرح پڑی کہ فرانس کے کمسن بچوں نے اقوام عالم کی انجمن کے سامنے قیام امن کی اپیل پیش کی۔ بچوں کی اس معصومانہ درخواست نے فوراً ذہن کو کربلا کے صغیر السن بچے کی شہادت کی طرف منعطف کیا۔

"علی اصغرؑ" کی طرف جو ہر زمانہ میں معصومیت اور مظلومیت کا مجسمہ بنا رہے گا۔

اس طرح اس گلدستۂ نظم میں ایک بچہ کی زبان سے اقوامِ عالم کے تمام کمسن بچوں کے نام سے معصوم و مظلوم اور شہید آقا کی بارگاہ میں عقیدت و ستائش کا ہدیہ پیش کیا گیا ہے۔

الیگزنڈر گنل

Presented by www.ziaraat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(۱)

شیر خواروں کے آسمانی ستارے!
علی اصغرؑ پیارے!
سردار، ستم رسیدہ جسموں کے
آقا دل جیتنے والے دلوں کے
تیری طرف بلند ہوتے ہیں۔
لازوال عشق و محبت کے شعلے
کبھی نہ بجھنے والے
جن کی بدولت ہماری روحیں
تعظیم سے خمیدہ ہیں تیرے حضور میں
دم گھوٹنے والے ریگستانوں کے درمیان

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کے میدان میں

تیرے بزرگوں والد کے ہاتھوں پر

تیری شہادت کا ناگہانی سانحہ

ستم ڈھانیوالا ہے

ہم سب معصوموں پر جو شیلے فدائی ہیں

اس غم کے اثر سے ہمیشہ ہمیشہ

ہمارے دل ٹوٹے رہیں گے

لیکن یہی تیری شہادت آقا!

اور یہی کلفت و مصیبت

اندوغم کے ذرّات میں اُس بیابان کے

جس نے بیک وقت مشاہدہ کئے دو متبائن مناظر

تیری موت اور تیری فتح نے ہمارے دلوں میں

تیری اُلفت و محبت کا جوش ولولہ

روز بروز بڑھاتی رہے گی

Presented by www.ziaraat.com

کیونکہ تیرا معصوم تازہ خون

جو غیرت وحمیّت کے نام پر بہہ گیا

ڈوبتے سورج کی طرح

عزّت و فتح مندی کی سرخروی کا حامل ہے

(۲)

تیرا نام علی اصغرؑ!

تیرا مقدّس نام علی اصغرؑ!

شیروں کی طرح دھاڑوں میں گونجتا ہے

پرندوں کے نغموں میں کیف پیدا کرتا ہے

فوّاروں اور چشموں کی روانی میں

اُسی کا ترنّم ہے

پھڑکتے جھنڈوں کی آوازیں

اُسی کی ترجمانی کرتی ہیں

پَو پھٹے تازہ نسیم کے جھونکے

Presented by www.ziaraat.com

اِسی نام کو جگہ جگہ پھیلاتے ہیں
جس وقت کے آسمان کا سورج
بادلوں میں اور نباتات میں
رنگ آمیزی کرتا نظر آتا ہے
یہ ایک خالص روح بن کر
فصل بہار کے پھولوں کی خوشبو میں
سرائیت کر جاتا ہے
تیرا نام علیؑ اصغرؑ!
سورج کی عالمتاب روشنی میں چمکتا ہے
فضاء نیلگوں کو منوّر کرتا ہے۔
قرمزی ستاروں میں درخشندہ ہے،
گلاب کے پھولوں میں بہار دیتا ہے
سیمی چاند کی خنک چاندنی
جو فصلِ خزاں کی راتوں کو مزّین کرتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

اُس میں اسی نام کی تجلی ہے

(۳)

علی اصغرؑ!
شِیر خواروں کے درخشندہ ستارے
تیری چمک نورانیت بخشتی ہے ستاروں کو
جو جگمگاتے ہیں
آسمانی ستونوں کی بلندیوں پر
تیرے حُسن کو حلقے میں لئے ہے
اے ظلم و ستم کے شکار
تیری بلند پایہ مادر شہر بانوؑ
جن کے جد تاریخ کے نامی خسرو نوشیرواں
دوسری طرف حسینؑ تیرے گرامی پدر
نواسے اور بے مثال یادگار
حضرت پیغمبرؐ کی

Presented by www.ziaraat.com

جن کو خدائے پاک نے
جو سب سے برتر، دانا اور حکیم ہے
الہام سے مشرف فرمایا
کون سی شرافت اے معصومؑ!
تیری شرافت کا مقابلہ کر سکتی ہے
کس خون میں ہو سکتی ہے وہ نورانیت
جو تیرے لہو میں تاباں ہے
جس کی بدولت تجھ کو پہلا مرتبہ حاصل ہے
تاریخ کے سب سے قدیم دَور میں
اے وہ جو ظہور میں آیا
مگر اس لئے کہ اُس کی ہستی
پیش کرے ہم کو
ایک بڑی مشعلِ ہدایت کی
پیدا ہوتے دیر نہ ہوئی

Presented by www.ziaraat.com

کہ اُتر گیا تاریک قبر میں

برا ہو اس بہیمانہ بُغض و عداوت کا

سفّاک دشمنوں کا

جس کے نتیجے میں

تیرے سب خانوادے کا خون بہہ گیا

کربلا کی ریتی پر

(۴)

بڑے سے بڑا بادشاہ

متکبّر سے متکبّر سلطان

سب سے بڑھ کر اقبال مند فاتح

اور کیسا بھی ڈراونا ظالم

انسانوں کا رشتہ حیات قطع کرنے والا

اور موت کے پیغامبر بھیجنے والے

حکم رانی کر گئے آج سے پہلے بے شک

Presented by www.ziaraat.com

مگر کتنے انسانوں پر؟
بہت تھوڑی آبادی پر
کتنی کچھ نجس جنگیں
لڑائیاں اور آپس کی گتھم گتھا
رنگ و نسل کے اختلافات
اور باہمی عصبیّتیں
مختلف زبانیں اور اُن کے پسِ پشت
طرح طرح کے افکار و خیالات
اُن سب باتوں کی بدولت
دُنیا بٹ گئی سینکڑوں حصوں میں
رائے کی آزادی
جس پر سب کو بڑا ناز ہے
اُس سے کیا ملا انسان کو؟
آپس کی پھوٹ

Presented by www.ziaraat.com

لیکن ہم ننھے بچے
ملائے اعلیٰ سے علاقہ رکھنے والے
کیف اندوز ہیں ہمارے دل
اُس مقدس آزادی سے
جو ہم کو آسمانی سلطنت سے عطا ہوئی ہے
ہم معصوم بچے خدا کے پیارے
دُنیا کے گوشے گوشے میں
اور ساری مخلوق کے درمیان میں
فقط ہم ہیں جن کی رگوں میں
دوڑا دیا ہے کردگار نے
اپنے الہام سے
عشق و محبت قانون فطری کا
ہم سب آسمان کے فرشتے ہیں
جن کو خالق نے

Presented by www.ziaraat.com

دُنیا کے امن و امان کی خاطر

اپنی کرامتی فوج بنایا ہے

ہم جو ہیں بالکل پاک اور مبّرہ

ملوث ہونے سے

سیاہ کاروں کے جرائم میں

پیدا ہوئے مسرت وشادمانی کی فضا میں

باہمی الفت و محبت کے لئے

ہم پاک اور خالص معصوم

بے شمار اُمیدوں کا سرمایا

مستقبل کی کھیتی کے بیج

اور اَن گنت فوج

کوئی طاقت نہیں

جو رخنہ ڈال سکے ہماری صف میں

ہماری نزاکت قدرت کا کرشمہ ہے

Presented by www.ziaraat.com

کیا مجال موت کی
جو غالب آئے ہماری وحدت پر
کیا طاقت لڑائیوں کی
جو اثر انداز ہوں
ہماری اجتماعیت پر
کیا ہم کبھی نہ دیکھیں گے
وہ مبارک ایّام
کہ تمام انسانی دُنیا
ہماری بدولت ایک نظر آئے
کیا کہنا اُس سما کا
جبکہ ہمارا گروپ بیدار ہو جائے
کون سی چیز اُس وقت
زیادہ حیرت کے لائق ہو گی
ہماری بے شمار قوم

Presented by www.ziaraat.com

یا اُس کا مکمل اتحاد؟

(۵)

اگر مجھ سے کوئی پوچھے
بھلا کون تاجدار ایسا ہے؟
جو سلاطین میں سب سے بڑا ہوتے ہوئے
سب کو خلوص کے ساتھ حد سے پیارا ہو
جس کی اطاعت کے لئے کمر بستہ ہوں
نہ کسی خوف سے بلکہ دلی مسرت سے
پاک اور نیکو کار بندے
بڑی سے بڑی تعداد میں
میں بولوں گا
وہ تو فقط میرا پیارا آقا ہے
"علی اصغرؑ"
اے وہ، جس کی محبت میں

Presented by www.ziaraat.com

ہم سب گرویدہ ہیں
تو ہی اکیلا بادشاہ ہے
اُس وسیع قبیلے کا
جس کو ہم کل شاید دیکھیں گے
اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے
عنانِ امن وعافیت کی
اور انسانیت کی فلاح وبہبود کی
بجا ہے اگر قدیم تاریخ کے سلیماں
رشک کریں قدرت کے کرشمے پر
اُس عظمت وجلالت پر
جو تجھے جگمگا رہی ہے
سلیماں رشک کریں
تیری اُس شان وشوکت پر
جو زمین کی عزتوں سے بلند تر ہے

Presented by www.ziaraat.com

(۶)

ہمارا اوّلین فخر و ناز

تو ہی تو ہے

ہمارا واحد سرمایۂ افتخار

تو ہی تو ہے

تیری ہی بدولت ہم

اُس نورانی عصا کے حامل ہوئے

جس سے رشک کرتا ہے

بڑے سے بڑے فرمانروا بھی

تیرے ہی طفیل میں ہم بن گئے

شعلہ آسمانی صداقت کا

جس کو کوئی نہیں جھٹلا سکتا

ضروری تھا

یہ عبرتناک روز مصیبت

Presented by www.ziaraat.com

تا کہ سارا عالم روشن ہو جائے

غیر فانی فتح کے آسمانی نور سے

کربلا کربلا!

صحرائے درد و بلا

ضروری تھا تیرا تپنا سورج

تا کہ ایک ننھا معصوم

پیش کرے تیری خشک ریتی کو

اپنا خون

جو خراجِ تحسین حاصل کرتا رہے گا

ہمیشہ ہمیشہ

پیش کرے تجھ کو اپنا خون

تا کہ فاتح بن کر نکلے

تیرے اندر سے دوبارہ

Presented by www.ziaraat.com

(۷)

ابھی تو ایک برس کا بھی

نہ ہونے پایا تھا

اتنے دن بھی نہ ہوئے تھے

کہ پھول کھل کر مرجھاتا ہے

کہ آ پہنچا تو اے معصومؑ

بڑی فوج کے مقابلے کو

تجھ کو ابھی ساتواں مہینہ بھی نہ ہوا تھا

پھولتے پھلتے

کہ تیرا نام زینت بنا

غازیوں کی فہرست کی

کہاں سے آ گئی اُس وقت

تیرے اندر یہ کمال کی شجاعت

جو چمک رہی تھی

Presented by www.ziaraat.com

تیری آنکھوں میں
جس طرح نکل پڑے طوفاں سے
کڑکتی ہوئی رعد
اپنی ننگی تلوار کے ساتھ
جبکہ فضا آسمانی
گونج رہی ہو
طوفانی گرج سے
کس طرح یہ چمک آسمان سے آئی
تیرے اندر
روشن کر دینے والی تاریک رات کی
اگر سوال کیا جائے مجھ سے
کہ کون غازی شیر
دنیا کا سب سے بڑا ہیرو ہے
تو میں خوب سمجھتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

میں کیا جواب دوں گا

وہ میرا آقا علی اصغرؑ ہے

(۸)

تو مشکل سے ابھی چھ ماہ کا ہوا تھا
کہ مہلک تیر
پیوست ہو گیا تیرے دل میں
تو مشکل سے چھ ماہ کا ہوا تھا
کہ ظالم اجل نے
تجھے آ لیا
اے زرد روح
مشکل سے تو چھ ماہ کا ہوا تھا
کہ جگمگا اُٹھا
شوکت و جلالت سے
تیرا نام

Presented by www.ziaraat.com

تاریخ کا معجزہ بن کر
ڈالتے ہوئے تاریکی میں
ساری کائنات کو
تیرے زخم نے تجھ کو
پہنچادیا
تاریخ کی بلندترین چوٹی پر
تیری فتح کا سورج
اُفقِ آسمان پر
ناآشنا ہے
غروب سے

(۹)

نامی فاتح اور بڑے بڑے غازی
جن کو تاریخ عظمت سے یاد کرتی ہے
اور شان وشوکت حلقہ کیئے ہے

Presented by www.ziaraat.com

اُن کی پیشانیوں کا
جو نہیں حاصل ہوئی اُن کو
مگر تشدد کی فتوحات سے
اور فنا کر کے مخلوق کو
نہ کہ زندگی دے کر
اُن میں سے کون
تیرے نام کی برابری کر سکتا ہے؟
تو نے نہیں فتح پائی
گوشت و پوست پر
بلکہ جیت لیا تو نے روحوں کو
ہر اِک بشر کے نازک دل کے اندر
تیرا ننھا منا ہاتھ اے معصوم!
محبت کے بلند شعلے بھڑکاتا رہے گا
فاتحانِ عالم

Presented by www.ziaraat.com

جن کے دل محروم ہیں
انسانیت کے احساس سے
اُن کے فاتحانہ کارنامے
فنا ہو جاتے ہیں وقت کے ساتھ
اور صدیوں کی خاک
ڈھاک دیتی ہے
اُن کے متبرک ناموں کو
مگر اے وہ جس کے حضور میں
عقل و حکومت والے
اَدب سے جھکائے رہیں گے اپنی پیشانیاں
فراموشی پر چھا گیا
اور ظلمتوں کو مٹا گیا
تیرا نام جس کی روشنی
ناموران عالم کو گرد بنا گئی

Presented by www.ziaraat.com

ابد تک ضوافشانی کرتا رہے گا
نور کے آسمانوں سے

(۱۰)

خدمت کرنا سچائی کی
بچو! ہماری فتح مندی ہے
مصیبت اُٹھانا
اُس کی فتح و نصرت کی خاطر
فخر و ناز ہے ہمارے لئے
اس سے اعلیٰ مقصد اور کیا ہو سکتا ہے؟
ہمارے بھولا پن اور معصومیت کے سامنے
گلہائے نوشگفتہ
جن کے لئے ایک جھونکا بادِ صموم کا
کافی ہے مرجھا دینے کو
ہماری نزاکت بھری قربانی

Presented by www.ziaraat.com

لوگوں کو آنسو رولائے گی

قربانی! ہم بچوں کی

جو ہیں سچ مچ

خدا کی رحمت اور اُس کا جمال

اے ماؤں!

مبارک ہو! مبارک ہو!

ایک دن آخر تم دیکھو گی

کہ تمہارے بچے پھولوں جیسے

کس طرح فتح پاتے ہیں

وحشیانہ جنگوں پر

(۱۱)

ہم ننھے معصوم

آرائش زندگی

زندگی کی بہار کے پھول

Presented by www.ziaraat.com

ہر قسم کے کھیلوں کا رجحاں

پہلی فطرت ہے

ہمارے معصوم دلوں کی

لیکن پیارے آقا! تو نے ہم کو

ایک بات اَچھوتی سکھلائی

کہ ننھے مُنے دل

آئے ہی تھے دنیا میں

کہ جان لیوا کھیل، کھیل جانے

آہ کیا خوب تو نے ادا کیا

اپنا دردناک پارٹ

اُس ڈرامہ میں

جس کا تو ہیرو ہے

دنیا کبھی نہ بھولے گی

کہ تو اپنی جان کی قربانی دے کر

Presented by www.ziaraat.com

ہار منوا گیا اپنے قاتلوں کو

نہتے! سچے حقدار

ساری دنیا کے

جس نے کوئی ہتھیار نہیں اُٹھایا

فتح حاصل کرنے کے لئے

اعتماد کے سوا

انسانی جذبۂ ترحم پر

(۱۲)

کون سوچے گا؟

اے وائے بدنصیبی!

کہ ایسے بھی ذلیل

اور دنی انسان کہیں ہوں گے

جو گہری نفرت ظاہر کرنے کے عوض

حمایت کریں گے ایک خونخوار ظالم کی

Presented by www.ziaraat.com

جرائم سے شرمندگی کی بتلانے کے بدلے
کوشش کریں گے
اُن پر پردہ ڈالنے کی
اور معصوم بچوں کے خلاف
جو ظالموں کے ظلم کا نشانہ ہوئے
جرأت کریں گے کہنے کی
کہ محروم نہ رکھا ہوگا پانی سے
معصوموں کو قاتلوں نے
مگر تیری موت افواج کے سامنے
اے معصوم بلند رُتبے والے
تیری شہادت
بھڑکتے پتھروں کے درمیان
ہمیشہ ہمیشہ لعنت پکارے گی
تیرے قاتل پر

Presented by www.ziaraat.com

جس نے تجھ کو مرنے دیا
مہلک پیاس سے
جھلستے صحرا اور تپتی ریت میں
اس کے بدلے
کہ تیرے مردنی چھائے لبوں تک
لائے گھونٹ بھر پانی
خدا کے نام پر
تیری شہادت تپتی ریتی پر
چمکتا سورج ہے
جس نے اچھی طرح روشن کر دیا
تیری مصیبت کو
دنیا پر
اگر قدرت کی مشیّت سے
جو کسی قدر کم خوبصورت ہوتی

Presented by www.ziaraat.com

تو جان بحق ہو گیا ہوتا

اپنے جھولے میں

تو کیا چھوڑتا تو دنیا میں

سوائے ایک قبر کے

جو فتح مندی سے خالی

اور یوں مرکز نہ بنتی

خلائق کی امیدوں کا

(۱۳)

اگر کبھی کسی صحرا میں

تم نے محسوس کیا ہو

اپنے گلے میں

کانٹا پیاس کا

جو تم کو اذیّت دے رہا ہو

تیز چبھنے والا آہنی کانٹا

Presented by www.ziaraat.com

اگر موٹے موٹے کنارے
تمہارے سوجے ہوئے ہونٹوں کے
مس ہوئے ہوں ایک دوسرے سے
اور محسوس کی ہو تم نے اپنے حلق میں
جلتی زباں رگڑتے ہوئے
اگر تم نے اپنے حلق میں
جو آگ ہو رہا ہو
محسوس کیا ہو درد موت کا
جو تمہیں پچھاڑے دیتا ہو
اور تم غیظ و غضب کر رہے ہو
خالق کی مشیّت پر
اور تمہاری انگلیاں
کھلے ہوئے زاویوں میں
عبث کرید رہی ہوں گرم ریتی کو

Presented by www.ziaraat.com

اُس کو نچوڑ کر
تھوڑا سا پانی حاصل کرنے کے لئے
اُس کو دباتی ہوں
ایک پھل کی طرح
جو گودے سے بالکل خالی ہے
پھر تم سمجھ سکو گے
کہ کیا تھی درد بھری مصیبت
معصوموں کی
نیم غشی کی حالت میں
بھوک سے اور پیاس سے

(۱۴)

تو نہیں پیدا ہوا تھا
مگر اس لئے کہ دُنیا دیکھے
سب سے پہلے اور سب سے زیادہ بلند رُتبہ

Presented by www.ziaraat.com

فرزند کی شہادت
تو وجود میں نہیں آیا
مگر جنگ میں فتح مندی کے لئے
جان دے کر غازیوں کی طرح
جو اپنی پاکیزگی کا نام رکھ گئے
تیری موت نے فوقیت دی
تیرے قبیلے کو سارے عالم پر
اور چڑھا دیا تجھ کو
عقیدت کی سب سے بلند چوٹی پر
کیا کہنا اس بار آور صداقت کا
کیسا مبارک بازو تھا ممدوح باپ کا
جو ستارہ صبح کی طرح روشن ہے
کون سا درخشاں عمود
ایسی قابلِ افتخار نسل کا ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

جو ایسی نشست گاہ بنا ہو

عالم میں

کون سا نورانی تخت

جس کی شوکت و حشمت

خیرہ کرتی ہو، نگاہوں کو

اس اعلیٰ بلندی کو پہنچ سکتا ہے

جو تیرے تخت کو حاصل ہے

(۱۵)

انسانو! اگر پتھر کا نہیں تمہارا دل

بولو! اور انصاف کرو

انسانیت کے نام پر

کیا یہ جرم ہے کوئی

اور نہیں ہے ایک درخواست عاجزانہ

مانگ لینا تھوڑا سا پانی

Presented by www.ziaraat.com

ہاتھ کی ہتھیلی میں

پھر کیوں یہ خوبصورت ننھی جان

جس نے طلب کیئے چند قطرے

تازہ پانی کے

اپنے معصوم دنوں کو بچانے کے لئے

اُس کو سزا دی گئی

تیر کی ضرب سے

رحم کھائے بغیر

اُس کی پیاری مانگ پر

نہیں نہیں کبھی اے عراق

تیرے دریا دھو سکیں گے

ابد تک

داغ اس جور و ستم کا

تجھ کو مطعون کریں گے معصوم بچے

Presented by www.ziaraat.com

ہمیشہ ہمیشہ
اور اُن کے آنسو
کبھی نہ خشک کرسکیں گے
رنج والم کے شعلوں کو
جو بھڑ کے درد والم کی ریت میں
جہاں بہہ گیا مقدس گاڑھا خون
کربلا کی ریت میں

(۱۶)

میں سُن رہا ہوں
سرسراہٹ مہلک تیر کی
میں سنتا ہوں تیری فریاد
میں گواہی دیتا ہوں علی اصغرؑ!
کربلا کی داستان کی
میں دیکھتا ہوں شام کو

Presented by www.ziaraat.com

میدانِ جنگ پر چھائی ہوئی
اُڑ رہے ہیں سیاہ پرندے
تاریکی میں
جو ہر طرف گھیرا ڈالے ہے
میں دیکھتا ہوں صحرا میں
پیاسی ریتی پر
تیرا پاک خون
ابھی تک بہتے ہوئے
مگر یہ خون
صاف شفاف ستاروں کے نیچے
جو قوموں کے لئے
نور کی قندیلیں ہیں
بن گیا ہے ایک دریا جیسا
جس میں رواں ہے

Presented by www.ziaraat.com

پورے اسطولوں سے
ایک جہاز جس کے بادبانوں کو
پوری طرح پھیلا دیا
تیری آخری سانسوں نے
جو اپنے ستون پر پھڑ کا رہا ہے
ایک عالی شان جھنڈا
ہماری دلی تمناؤں کا
صلح واتحاد
اور یگانگت کی

(۱۷)

شیریں معصومو!
صحرائے لق ودق کے مبتلا بچو!
آسمانی نور ضیا پاشی کرتا ہے
جن کی خالص معصومیت پر

Presented by www.ziaraat.com

جن کے دلکش چہروں کی رونق کو
دوبالا کر رہی ہے بھولا پن کی بہار
آہ! تمہاری معصومیت حاصل نہ کر سکی
تمہارے لئے خونخوار دشمنوں سے
ایک آواز رحم کی
تمہارے لبہائے تشنہ کے لئے
ایک نشانی مہربانی کی
تمہارے آنسوؤں کے نمک کے لئے
نہ مٹنے والی یادگار تمہاری قربانی کی
بہشتی کنول کی خوشبو کی طرح
مہکا دے گی ساری دنیا کو
اس طرح کہ جیسے جنت عدن میں
ایک غیر قانونی خوشبو بلند ہوئی ہو
سب گلدانوں سے

Presented by www.ziaraat.com

جو باقی رہے گی ہمیشہ ہمیشہ

یا سمجھو کوئی ایک زیور

ہاتھی دانت کا یا سونے کا

جڑا ہوا ہیروں سے

موتیوں سے اور قیمتی جواہرات سے

جس کو ایک بے مثال جوہری علی اصغرؑ

چھوڑ گیا دُنیا کے لئے

ایک طلسمی خزانہ بنا کر

بازو پر اپنے پدر کے

وہ ایک چمکتا تارہ ہے

جو جگمگاتا ہے آسمانوں میں

مانند اسلام کے ستارے کے

ہلالی چاند پیغمبر کا اور ستارہ امامت کا

اور پو پھٹے کی چمک

Presented by www.ziaraat.com

آنکھوں کو خیرہ کرنے والی

(۱۸)

بڑی شان وشوکت والا دریا

"فرات"

زور وشور سے بہنے والا
گم کر ڈالا کیا اُس نے
فخر وناز اپنی موجوں کا
کیا شان وشوکت
اُس کی تسکین بخش لہروں کی
زائل ہو جاتی ہے
ریت کے جھونکوں کی مرضی سے
اگر کینہ ور ظالم
رحم کھاتا تیرے حُسن پر
اور اجازت دیتا

Presented by www.ziaraat.com

تیرے عالی مرتبہ گھرانے کو

سسکتے ہوئے

لوریاں دینے والی لہروں کے کنارے

اجازت دیتا ایک لمحہ کے لئے

گھونٹ بھر تیز رفتار پانی کی

جو تسکین دیتا تیری پیاس کو

اپنی میٹھی تازگی سے

لیکن تقدیر

جس کا حکم نافذ ہے ہر شے پر

اُس نے فیصلہ کر دیا تیری قسمت کا

جس طرح وہ مرجھا دیتی ہے

کنول کے پھولوں کو

یاسمین کو اور گلاب کو

ایسے ہی اُس نے نافذ کیا

Presented by www.ziaraat.com

حکم تیری موت کا

نہ پھینکا اپنے کو کربلا کے صحرا میں

تیرے لبوں کی طرف فرات نے

تیری پیاس کو بجھانے

اور تسکین دینے کے لئے

تیری عطش کی سوزش کو

بس یہی تھی مرضی خالق کی

(۱۹)

وہ ظاہر بھی ہے اور مخفی بھی

جس کو دیکھ بھی سکتے ہیں

اور نظر نہیں بھی آتا

ہر ایک چیز سے عیاں ہے

حکمت اُس کی

تحت سے فوق تک

Presented by www.ziaraat.com

اور بلندی سے پستی تک

دُور ہے اتنا

کہ اُس کی حقیقت تک رسائی ناممکن

قریب ہے اتنا

کہ ٹھیک دلوں میں ہے اس کا مقام

ہماری معرفت کی حد یہی ہے

اس کے بارے میں

کہ ہم نہیں پہچان سکے

اُس ہستی کو

اُس کی مخلوق ہیں

ارواح اور اجسام

اُسی کے لئے پگھلتا ہے برف

اُسی کے لئے سوزاں ہے شمع

چمن کے پھول اور پرندے

Presented by www.ziaraat.com

درختوں پر بسیرا لینے والے

خارگل، خیاباں

درخت اور میوے

ندیاں، کائی اور پتھر

تیر اور اُن کے ترکش

چیتا، شیر، آفتاب، ستارے

اور صحرا کے ذرّے

اُس کی حمد میں سب نغمہ سرا ہیں

کوئی آواز سے تو کوئی خاموشی سے

لیبان کے فوارے

اُسی کی حمد کا راگ گاتے

اُسی کی ہستی کا اعلان کرتے ہیں

صحرا کے عقاب اپنی اُڑان سے

اُسی کے خاطر سجی ہوئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

فرشتوں کی محفل راتوں کو

اُسی کے لئے ہے

پھولوں کی فصلِ بہار اور بلبل کی نغمہ سنجی

رعد کی گرج

اُسی قادرِ مطلق کی طاقت کا

ایک مظاہرہ

سورج، اُسی کے نور کی ایک شعاع

سارا عالم

اُسی کی عظمت کا شاہدِ عادل

اُسی کی خوشبو سے مہکتے ہیں

نسیمِ صبح کے جھونکے

اُسی کے لئے ہیں نیستاں میں

درختوں کے جھنڈ کی آوازیں

اور بانسری کے سُریلے راگ

Presented by www.ziaraat.com

شب کو بسیرا لینے والے
طائروں کی خوش الحانی سے
ہمسازی کرنے والے

(۲۰)

اُس نے پیش کیا اپنی مخلوق کو
امتحان کے مقام میں
جدا کرنے کے لئے سکہ کو طِلا سے
قیمتی موتیوں کو۔
دھوکہ دینے والے شیشوں سے
اور خالص ہیروں کو
بے قیمت پتھروں سے
امتیاز دینے کے لئے
اطاعت گزاروں کو باغیوں سے
اور دین داروں کو بے دینوں سے

Presented by www.ziaraat.com

منظورِ نظر اُس کے وہ ہیں

جو جہاد کرتے ہیں اپنی ذات کے خلاف

جو اس کی مشیّت کے نام پر

قربان کر دیتے ہیں سب کچھ

جو محض اُس کی خوشنودی کی خاطر

وقف کر دیتے ہیں اپنی ساری زندگی

اُس کی عظمت و جلالت کے نام پر

حاصل کرنے کے لئے اُس کی توفیق سے

ایک اعلیٰ کرسی، اُس کی آستانۂ قدس میں

بچے جن پر اُس کو پیار ہے

اُس نے منظوری دی ہے اُن کو

امتحان میں شرکت کرنے کی

از راہ تفضّل

گویا ایک معاہدہ ہے مکمل عشق کا

Presented by www.ziaraat.com

مقدس رحم وکرم کی رو سے
ننھے معصوم
جو اُس کے تقرب کی منزل میں ہیں
اُن کو اُس کی مقدس بارگاہ سے
وہی تحفے ملتے ہیں جو فرشتوں کو
نظر آتے ہیں وہ
اُنہیں ملکوتی صفوں میں
اور جگمگاتے ہیں اُسی آسمانی نور سے
سارا علم باوجود عمیق وسعت کے
ناآشنا ہے کس طرح سمائے
اُس کی غیر ممدوح ہستی کو
ہاں روحیں اُس کے پیاروں کی
جلوہ گاہ ہیں اُس کی عظمت کی
جو فنا ہیں اُس کی محبت میں

Presented by www.ziaraat.com

اُس کی بڑی فتح مندی یہی ہے
کہ عقیدت کی تڑپ ہو دلوں میں
اُس کو چاہت تو یہی ہے
کہ ایمان رکھنے والے احترام کریں
اُس کی برگزیدہ ہستیوں کی تاریخ کا
جنہوں نے اپنی جانیں قربان کر ڈالیں
اُس کی مرضی کی تعمیل میں

(۲۱)

خدا کے پیارے ہیں صداقت!
تیرے وفادار خدمت گزار
جو اپنی بلند خوبیوں کی بدولت
تیری راہ میں پیش کرنے لائے
اپنی حسین و جمیل روحوں کو
جن کے دل کبھی نہ مڑے جادہ حق سے

Presented by www.ziaraat.com

ترجیح دینے والے خالی لفاظیوں پر
اپنے فیاض دلوں کے ٹھوس کارناموں کو
برداشت کرنے والے مصائب کے
الگ ہو کر ذاتی اغراض سے
دُنیا خدا کی چھلک رہی ہے جن کی محبت سے
کون سا جاہ و حشم
زیادہ واقفیت رکھتا ہے اُن کی عظمت سے
کون سا حزو اقبال
ہم پایہ ہو سکتا ہے اِن کے اعلیٰ مراتب
کون سا عظیم الشان تخت
ایسا ہے دُنیا میں
جس کے اُفق سے قرمزی روشنی
چھوٹ ڈالتی ہے سارے عالم پر
جس کی شعاعیں اپنی ضیا پاشی سے

Presented by www.ziaraat.com

دنیا کو منور کرتی ہیں سورج کی طرح

فانی ہیں بے شک ساری چیزیں دُنیا کی

سوائے حقیقت کے جو نا آشنا ہے تغیر سے

اور وہ جو اُس کے وفادار خدمت گزار ہیں

اُن کی ہستیاں درخشاں ہیں فضائے لامحدود میں

جس طرح چاند کی خنک چاندنی

گرمی کے زمانہ میں

کون ہوگا سفید عقاب کی طرح

زیادہ حقدار اس درخشاں لقب کا

کون اُٹھائے گا نہایت فخر و ولولے کے ساتھ

یہ جھنڈا فضائے نور میں

ہمیشہ پھڑ کنے والا

(۲۲)

لیکن کتنی کچھ قربانیوں سے آخر

Presented by www.ziaraat.com

پاٹا جائے گا یہ طولانی راستہ؟
بھینٹ دی جائیں گی شہادتیں کتنی؟
سہے جائیں گے مصائب و آلام کتنے؟
کتنے ہیرو قربان ہو چکے
مقدس انصاف کی خاطر
شہادت کا جام پینا ہوگا
آج کتنے معصوموں کو
تاکہ محفوظ ہو جائے کل کا دن
انسانی جنگوں سے
مگر کس قدر زیادہ خوبصورت ہے شاید
ہماری شان بچو!
اس دُکھ درد کی نگری میں
جو لبریز ہے فریب و ریاکاری سے
ہم آئے وجود کے عالم میں

Presented by www.ziaraat.com

صبا نے بغیر برائی ایک غدار دُنیا کی
کیا جانیں ہم اِس دُنیا کے انقلابات کو
مانوس ہیں ہم آسمانی حقائق سے
اللہ جس نے پیدا کئے گلاب کے پھول
اُسی نے عطا کی ہے اُن کو نزاکت بھی
مرنا ایسا جس پر دُنیا کو پیار آئے
نہیں ہے کیا بہترین خوش نصیبی؟
محبت ہے سب سے بلند ستارہ
جو درخشند ہے صبح کے دروازے پر
مبارک ہو شفیق ماؤں خوش ہوؤ
کیسی کچھ بھی ہوں گھڑیاں رنج والم کی
نہیں ہے کوئی چیز بلند کرنے والی صداقت کی
منتہائے تقویٰ اور پرہیزگاری کی روشنی میں
زیادہ بچپن سے اور اُس کی معصومیت سے

Presented by www.ziaraat.com

(۲۳)

آسمان!

فرشتگانِ رحمت کی خوبصورت جائے نماز

منبع ہر ایک رحم و کرم کا

فریادرس آفت رسیوں کا

جس کی ہزاروں فوجیں

ہر سمت لئے پھرتی ہیں

پیغامِ عیش و طرب کا نمو اور ترقی کا

کیوں کربلا کے ہولناک صحرا میں

جہاں مل گیا ریت میں خون معصوموں کا

کیوں نہ گرائیں تو نے

اپنی لہریں دل کی مرادیں

اُن کے لبوں پر

جو زرد پڑے تھے

Presented by www.ziaraat.com

پیاس کی شدت سے
کیوں نہ کسی نے جنوں میں سے
جبکہ حرملہ کا قاتل تیر فراٹہ بھرتا گیا
علی اصغرؑ کے گلے کی طرف ہوا میں
ایک مہلک سانپ کی طرح
روک نہ دی اُس کی اُڑان؟
کیوں نہ اُبل پڑا ایک چشمہ صحرا میں
نہ چاہا تو نے اے فلک!
نہ تیری آسمانی موجوں نے
نہ دریا کے بہتے پانی نے
اور نہ مٹ جانے والے ظالموں نے
نہ قبول کیا کسی نے بھی دیدے شہید کو
ایک قطرہ پانی کا
لیکن اِدھر تو دیکھو ہمارے دلوں میں

Presented by www.ziaraat.com

صحراؤں میں بہنے والے دریا کی طرح
کیسا اُبل پڑا ایک چشمہ محبت کا
سارے عالم میں پھیل جانے والا
جس کا منبع اور کچھ نہیں
مگر پیاس ہے ہمارے شہید کی

(۲۴)

اے آسمان کے آنسو
اے رات کو ٹپکنے والے
یاسمین پر اور سوسن پر
کیوں کس لئے شیریں قطرات تیرے
گرے رحمت والے آسمانوں سے
کیا اس لئے کہ گریہ کیا جائے
معصومیت کے تازہ پھولوں پر
پاک فرشتوں پیارے معصوموں پر

Presented by www.ziaraat.com

پیاس نے جن کو کملا دیا
صحرائے بے پایاں میں
لق ودق بیاباں میں
ہاں بے شک
خاموش صبح کے پرسکون لمحوں میں
اُن کے مصائب و آلام کو یاد کر کے
آسمان نے گرائے اپنے آنسو
بستہ شگوفوں پر اور صنوبر پر
بن گئی یوں برسات درد و غم کی
کربلا کے مقدس نام پر
حیات بخش عرق مصفا
چمن کے لئے
یہ کرشمہ کرامت کا
خدا کی مرضی سے

Presented by www.ziaraat.com

باقی رہے گا
آخر دورِ حیات تک دُنیا کے

(۲۵)

فرات! چوڑے سینے والے!
سیراب کرنے والے بڑے بڑے شہروں کے
شفیق باپ،
عظیم الشان دروازوں والے بابل کے
اور اُگادی اور تیلو کی پیدائش
تیری لہروں کی دیکھی ہوئی
تیری سنہری موجوں نے
جو رواں ہیں صحرا کی گرم ریتی پر
لہلہا دیئے ہیں دُور دُور تک
تیرے سبز کناروں پر
باغات سمیر کے

Presented by www.ziaraat.com

جہاں پانی کا چشمہ اُبلتا ہے
تیرا بہاؤ شہر بشر شکم پر آب ہے
چھڑکاؤ کرتا پھرتا ہے زمینوں پر
ریت کے ٹیلوں اور میدانوں پر
سیراب و خنک کر جاتا ہے ذرات کو
جس کو تپا ڈالا ہے سورج نے
اپنی شعاعوں سے
خاکستری رنگ کے صحرا میں
تیری سخاوت پھیلی ہوئی ہے زمینوں پر
بڑے مقدور والوں سے لے کر
کسانوں کے کھیتوں تک
چرواہوں کی جھونپڑیوں پر
جیسے کہ شاہی محلات پر
پھر بھی کمی رہی تیری سخاوت میں

Presented by www.ziaraat.com

اس قدر شان و شوکت کے ہوتے ہوئے

کہ اپنا شکن آپ پیش کرے

پیاس بجھانے کو

مبتلائے مصیبت علی اصغرؑ کی

جس کا خون بہہ گیا

لڑائی کے میدان میں

(۲۶)

کیا کبھی کسی نے سوچا ہوگا

کہ ایک ننھا معصوم

اپنے چہرے کو منور پائے گا

ایک نورانی حلقہ سے

سوچا ہوگا کبھی کسی نے

کہ ایک نازک جان

پیدا ہوتے کچھ دن نہ ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

بن گئی ایک ایسا پھول
جس کے خالص شگوفے نے
کھول دیا اسلام کے لئے
اپنا درخشندہ دل
نفیس دلکش پھول لہلہاتا ہوا
پھول عجیب وغریب خوبیوں والا
جس نے دکھلا دیا اپنی چمک میں
معجزہ کربلا کا
ماؤں! ماؤں!
مبارک ہو! مبارک ہو!
جب کبھی جنات کی حفاظت میں
اورارواح کی برکتوں کے سائے میں
تم جھولا جھلاتی ہو
اپنے ننھے پیاروں کو

Presented by www.ziaraat.com

جب سینے سے لگا کر

تم بھینچتی ہو اُن کے اعضا کو

جو تازہ ہیں پانی کی طرح

اور معطر ہیں عنبر کی طرح

جب تم اُن کو پیار کرتی ہو

محبت بھری نگاہوں سے

تم جھلاتی ہو ایک ننھے عقیدت مند کو

تم تھامے ہو ایک نئی مثال

علی اصغرؑ کی کرامات کی

(۲۷)

مبارک آغوش میں شفیق ماں کی

فتح مند بازوؤں پر نامی باپ کے

ہلاک کر دیا تجھ کو پیاس نے خونی خراش سے

نہ چاہا تو نے جھکانا اپنا غیور سر

Presented by www.ziaraat.com

حکم کے سامنے ظالم یزید کے
جو از سرتا پا آتش تھا
موت کو ترجیح دی تو نے
غلامی کی ذلت سہنے سے
اور جان دی تو نے
تحفظ کی خاطر خودداری کے
ہلاک کر دیا تجھ کو پیاس نے
تپتے سورج کے نیچے
ماتمی چیخ پکاریں
زد میں آتے ہوئے
شعلہ فشاں دشمن کی
قبول نہ کیا تو نے زندہ رہنا
برداشت کرنا ذلت کا
جس کا ازالہ ممکن نہ ہو

Presented by www.ziaraat.com

اور سہنا غیظ و غضب بے رحم ظالم کا

سب سے بڑے علمبردار غیرت و حریت کے

حفاظت کی تیرے فخر کی

تیرے مقصد کی عظمت نے

جان دی تو نے دریا کے کنارے

لہروں کے قریب

آخری سانسیں بھرتے ہوئے

نجس فرمانرواؤں کے سامنے

عجز و نیاز کرنے سے

حوالہ کیا تو نے اپنی سلامتی کو

بزدلوں کے ظلم کے

تاکہ حاصل ہو تیری قربانی کی بدولت

غیر فانی فتح صداقت کو

Presented by www.ziaraat.com

(۲۸)

یہ ایک حکم ہے آسمانی
یہ ایک قانون ہے شہنشاہی
جس نے روزہ رکھنا فرض قرار دیا
تمام نسل انسانی پر
کوئی فرد جدا نہیں ہے اس حکم سے
تختِ سلطانی تک
مستثنٰی کئے گئے ہیں اس حکم سے
فقط معصوم بچے
مگر کتنا دلیرانہ کارنامہ ہے
اے میرے آقا
روزہ تیری راسخ العزم روح کا
جبکہ فرض بھی نہیں عائد تھا
تیرے اوپر روزے کا

Presented by www.ziaraat.com

کیسا بزدلانہ ظلم قاتلوں نے کیا

تیری جان پر

کہ تجھ کو لمحہ بھر کے لئے اجازت نہ دی

اس روزے کو افطار کرنے کی

تمام آسمانوں کے فرشتے

جنہوں نے مشاہدہ کیا

یہ حیرت انگیز کمال تیرا

ہمیشہ مدح خواں رہیں گے

خضوع کے اس بے مثال نمونے کے

جس سے سیراب ہوئی

گہرائی معصوم دل کی

وہ لگاتار

آسمانی راگ گاتے رہیں گے

منقبت میں ایک ننھے پیارے کی

Presented by www.ziaraat.com

جو مقابلہ کر کے ہتھیاروں کا

پوری بہادری سے

موت کا نشانہ ہوا

اپنے معبود کی محبت میں

شروع ہی سے تیرا آسمانی چہرہ

خیرہ کرتا ہے آنکھوں کو

اپنی معصومانہ صورت سے

شروع ہی سے تیرا آسمانی چہرہ

ضو افشانی کرتا ہے ہمارے اوپر

جس میں بادل کبھی اڑے نہیں ہیں

سیارے آسمان کا مقدس سورج

تیری مصیبت

بے فائدہ نہ تھی میرے آقا!

تیری شہادت

Presented by www.ziaraat.com

تیری کلفت و مصیبت
نہیں تھی علی اصغرؑ
تری جان پر
کہ تجھ کو لمحہ بھر کے لئے اجازت نہ دی
اس روزے کو افطار کرنے کی
تمام آسمانوں کے فرشتے
جنہوں نے مشاہدہ کیا
یہ حیرت انگیز کمال تیرا
ہمیشہ مدح خواں رہیں گے
خضوع کے اس بے مثال نمونے کے
جس سے سیراب ہوئی
گہرائی معصوم دل کی
وہ لگاتار
آسمانی راگ گاتے رہیں گے

Presented by www.ziaraat.com

منقبت میں ایک ننھے پیارے کی

جو مقابلہ کرکے ہتھیاروں کا

پوری بہادری سے

موت کا نشانہ ہوا

اپنے معبود کی محبت میں

(۲۹)

شروع ہی سے تیرا آسمانی چہرہ

خیرہ کرتا ہے آنکھوں کو

اپنی معصومانہ صورت سے

شروع ہی سے تیرا آسمانی چہرہ

ضوافشانی کرتا ہے ہمارے اوپر

جس میں بادل کبھی اڑے نہیں ہیں

سیارے آسمان کا مقدس سورج

تیری مصیبت

Presented by www.ziaraat.com

بے فائدہ نہ تھی میرے آقا!

تیری شہادت

تیری کلفت و مصیبت

نہیں تھی علی اصغرؑ

سامان عبث موت کا

تیرے مصائب نے

پورا کر دیا مقدس مقصد

تیری عظیم قربانی کا

اور کربلا کی ریتیں

بن گئیں صحن عبادت خانہ کا

جہاں سو رہا ہے

اپنی روشنی کے حلقے میں

سب سے زیادہ پیارا فرزند

خدا کا

Presented by www.ziaraat.com

(۳۰)

ظالم لوگو! دیکھو

ضعیف باپ کے بازوؤں پر
جلتے سورج کے نیچے
دیکھو! دیکھو
خدا کے پیارے معصوم کو
دیکھو نازک بچہ بند کیئے ہے
اپنی آنکھوں کے پردوں کو
جس طرح پیش کیا گیا ہو
ایک آہو بچہ کسی قربان گاہ پر
مہلک سورج کے نیچے
رحم کھاؤ لوگو!
اس شفاف نورانی مخلوق پر
جس کی شمعِ حیات گل ہونے کو ہے

Presented by www.ziaraat.com

جس طرح گلاب کا پھول مرجھاتا ہے
بادِ خزاں کے جھونکوں سے
رحم کھاؤ اس نازک مخلوق پر
رحم کھاؤ اس نازک مخلوق پر
جو جان دیتا ہے فطرت کے نمونے دیکھے بغیر
بہت دور فصل بہار سے
سلا دو اُس کو سایہ میں
گھنگھور گھٹاؤں کے
جو پھیلا رہی ہیں اُفق پر لانبی سنہری کرنیں
لیکن چرخ نیلگوں
سخت دشمن طوفان ابر باراں کا
لگاتار پھینکتا ہے
اپنی چنگاریاں پیاسی ریتی پر
کہیں ایک بھی جھونکا ہوا کا

Presented by www.ziaraat.com

حرکت نہیں کرتا فضا میں

بے سود جویاں ہیں جس کے لئے

پرندوں کی مصیبت زدہ آنکھیں

تپتا آسمان نہیں ہے

مگر ایک فنا کر دینے والی آگ

جو خشک کرتی ہے چشموں کو

اور سُکھا دیتی ہے نباتات کو

(۳۱)

اے محبوسِ شکنجہ مصیبت

اے سرمایۂ اُمید پر از کرامت

وہم و گمان میں نہ آئے

اُس نادیدہ سانحۂ مصیبت کے ہیرو

موہ لینے والے قاتلوں کو

سب کھڑے دیکھ رہے تھے

Presented by www.ziaraat.com

بچے کو
چوٹ پڑ رہی تھی سب کے دل پر
سب دیکھ رہے تھے
موجیں مارتے ہوئے پانی کو
بجبر قابو پاتے ہوئے
رنج والم کے جذبات پر
شرمندگی اُتر چکی تھی، دل کی گہرائی میں
انتہائی تکلیف دیکھ کر بچے کی
کیسے بھی سنگدل جنگی کیوں نہ ہوں
شاید وہ بھی ضرور بجھا دیتے
دل جلانے والی پیاس معصوم کی
چند قطرے تازہ پانی سے
ہر ایک کا دل چاہتا اُن میں سے
آگے بڑھتا اُن میں کا ہر کوئی

Presented by www.ziaraat.com

حیف! ناس ہو بزدلی کا

کیسا ستم انسان نے کیا انسان پر

ذلیل بھوک کی بدولت سونے کی

طمع میں حقیر معاوضہ کی

جو عمر نے پیش کیا ہے

حفاظت کے لئے ندی کے کنارے کی

دیکھتے رہے بچہ مبتلا ہے مصیبت میں

مگر کسی نے بھی رحم نہ کھایا

اُس کی معصومیت پر

کسی نے جرأت نہ کی پہلا بننے کی

جو ایک قدم آگے بڑھا کر

حمایت کرے ننھی جان کی

دیکھنے میں انسان

حقیقت میں مردہ ضمیر

Presented by www.ziaraat.com

اخلاقی جرأت سے کورے

لڑائیوں میں خونخواریاں کیے ہوئے

سنگ دل بے رحم شیاطین

تھوڑا سا سونا جو مَل دیا گیا

اُن کی ہتھیلی میں

اُس نے اُن کو بنا دیا

سب سے زیادہ ناپاک انسانی دنیا میں

اور سب سے زیادہ حقدار

آسمانی نعمتوں کا

(۳۲)

کون تھا زیادہ ظالم

عمر کا حکم یا تیر حرملہ کا؟

حرملہ سیاہ کاہل کا زادہ

جس کا تیر پیوست ہو گیا

Presented by www.ziaraat.com

خشک حلقوم میں، بیکس معصوم کے
اور فقط ایک چِلّو پانی کے لئے
نشانہ بنایا بچے کو زہر آلود تیر کا
تو کون تھا آخر زیادہ ظالم
عمر کا حکم یا تیر حرملہ کا؟
رحم!
یہ تھی مانگ ستم رسیدہ پدر کی
اپنے معصوم فرزند کے لئے
جس نے درخواست کی اِن سنگدلوں سے
کہ تھوڑا سا پانی دیا جائے بچے کو
"رحم"
یہ تھی درخواست
"موت"
یہ تھا آخری جواب

Presented by www.ziaraat.com

لو وہ ظالم سب اِدھر اُدھر ہو گئے
جیسے وہ اکٹھے ہوئے تھے
مگر کس طرح اور کیونکر بُھلائی جا سکتی ہے
یہ دردناک شہادت ابد تک
یہ تو ہمارے لئے وظیفہ رہے گی
جس کو ہم دُہراتے رہیں گے
آخری انصاف کے دن تک

(۳۴)

تیری ہی ذات میں میرے خدا!
میں نے بھروسہ رکھا ہے
تیرے ہی لئے ہیں
میری سب قربانیاں
اُف نہیں کی میں نے
جبکہ واجب الامتثال حکم نے تیرے

Presented by www.ziaraat.com

لے لیا مجھ سے خزانہ
بچے کی معصومیت کا
کیا کروں جو ختم نہ ہو جاؤں
تیری قدرت کے حضور میں
نہیں ہے کیا تو
سلطان سب سلاطین کا؟
میں جھکاتا ہوں سرِ نیاز
تیرے حکم کے سامنے
میں تسلیم کرتا ہوں تیری مرضی کو
اپنی رحمت محفوظ رکھیو
میرے حق میں روزِ انصاف کے لئے
اُس دن کہ جب تو اکیلا مالک ہوگا
روحوں کا
اُس دن کے سب نیکوکار

Presented by www.ziaraat.com

یکجا ہو جائیں گے

اور بدکار اپنی سزا کو پہنچیں گے

اُس دن کے بدزبان ظالم

ڈال دیئے جائیں گے

بھڑکتی ہوئی آگ میں

اور وہ جو گامزن تھے

صداقت کی راہ میں

تیرے جھنڈوں کے پھریروں کے سائے میں

کھل جائیں گے

جس طرح گل سبزے کے درمیان میں

چنبیلی جیسے بکھرے پھول

یا چمکتے ستارے

جگمگاتے آسمانوں میں

یہ تھی وہ شیریں مناجات

Presented by www.ziaraat.com

جو معبود کے حضور میں

نیاز مندانہ

اور محبت بھرے انداز میں

مظلوم حسینؑ نے خاک آلودہ پیشانی

بلند کئے نگاہیں آسمان کی طرف

بازوؤں پر لئے ہوئے

معصوم کی خون آلود میّت

پیش کی تھی خفی آواز میں

نذر کرتے ہوئے معبود کے حضور میں

ذبیحہ زرد چہرے والا

علی اصغرؑ جو ماہ نو کا نمونہ تھا

(۳۴)

نازل ہو خدا کی رحمت

تیرے بلند رُتبہ والد پر

Presented by www.ziaraat.com

اُن کی عاجزانہ خاکساری کے لئے
معبود کے حضور میں
جو روشنی کا پیدا کرنے والا
خالق ہے چیونٹی کا اور شیر کا
رحمت ہو خدا کی تجھ پر
اے مقدس ذبیحہ
جس کا خالص خون بہہ گیا
اتنی جلدی سے
جو پیش کرتا ہے اپنے والد کو
اپنے فرزند بلند رُتبے والے
ساری عنایات خالقِ کائنات کی
بچے جن کو پالا گیا
شفقت پدری میں
اور ماؤں کی ممتا میں

Presented by www.ziaraat.com

جواُن کو دودھ پلاتی ہیں

قیمتی پھل ہیں

ایک شاداب درخت کے

جس کی شاخوں پر ہمیشہ

بہار کا سماں نظر آتا ہے

اے وہ جس نے اُن کو ہدیہ کر دی

اپنی انتہائی تازہ معصومیت میں

اپنی زندگی اور آسمانی برکتیں

درخشاں رہے گا ہمیشہ ہمیشہ

مانند جگمگاتے فوملہا کے

(۳۵)

تمام اُن ناموروں کے درمیان

جن کو دُنیا احترام سے یاد کرتی ہے

کس نے مقابلہ کیا ظلم کا بہتر طور پر

Presented by www.ziaraat.com

کیا وہ برطس تھا روم میں
یا وہ مسیح تھے یروشلم میں
میں کہتا ہوں علی اصغرؑ
جس نے جیت لی فتح
جنگ کئے بغیر
وہی ہے ساری دُنیا میں
حقیقی پیغامبر امن و امان کا
وہ آفتاب نصف النہار ہے
جو طالع کرتا ہے اپنی شعاع سے
تاریک رات میں
ایک نئی شفق صبح کی
وہ ستارہ بچوں کا
جس کی چمک خود بتلاتی ہے
اُس کی قدر و منزلت کو

Presented by www.ziaraat.com

ڈالتے ہوئے اپنی شعاعیں

جو دل سے زیادہ روشن ہیں

اُن دلوں پر جن سے لو بلند ہوتی ہے

امن و اتحاد اور محبت کی

اے بچو آداب کرو اپنے آقا کو

جمع ہو جاؤ اس کے گرد اور فخر و ناز کرو

اُس نے موت پسند کی

امن و امان کی خاطر

اور مخلوق کی فلاح و بہبود کے لئے

تاکہ نجات حاصل ہو انسان کو

اور ٹوٹ جائیں

زنجیریں غلامی کی

(٣٦)

کیا جذبہ حوصلہ افزا

Presented by www.ziaraat.com

مصائب سے مقابلہ کرنے کا

کیا جوش وولولہ دستگیری کا

مظلوموں اور مصیبت زدوں کی

الہام کرتی ہے

دریادل انسانوں کو

یہ درد بھری شہادت

اور یہ غمناک سانحہ

کیسا شفاف چشمہ

رحمت ومہربانی کا

کیسی روح تنفر

جابروں اور ظالموں سے

ہمارے اندر پھونکتی ہے یہ قربانی

یعنی شرمناک جوروستم سہنا

ذبیحہ بچّے کا

Presented by www.ziaraat.com

کیسا فخر و ناز مصیبت میں
کتنی لعنت ناانصافی پر
کتنی رسوائی
سب ظالموں کے لئے
کیسی فتح بداعمالی پر
یعنی ایک بچے کی موت
اس لئے
کہ ایک روز زندہ ہو جائے
عدل و انصاف

(۳۷)

بچوں کے آقا
تیرے جد بزرگوار علیؑ
پاک دلوں کے سردار
جنہوں نے اپنی جگہ حاصل کی

Presented by www.ziaraat.com

عالمِ بالا میں
آسمانوں کی بلندیوں پر
اعلیٰ علیّین میں
جس جنت میں
تیری دادی فاطمہ زہراؑ کو
سیادت حاصل ہے سب عورتوں پر
لیکن تو مصیبت کے صحرا میں
کربلا کی جھلستی لوؤں میں
مانند وبائی بخار کے
سلگ رہا ہے پیاس سے
تیری دادی فاطمہ زہراؑ
انتظار کرتی ہیں تیرا
پیارے ذبیحہ!
انتظار کرتی ہیں ہاتھ پھیلائے

Presented by www.ziaraat.com

خوش آمدید کرتی ہیں تجھ کو جنت میں
جہاں وہ خاطر کریں گی تیری
خود اپنے ہاتھوں سے
تاکہ تسکین پائے
تیری پیاس اتنے عرصے کی
تیری دادی فاطمہ زہراؑ
کھڑی ہیں نفیس دودھ لئے
تیرے انتظار میں

(۳۸)

کافی ہوا ایک تیر
ختم کرنے کے لئے تیری ننھی عمر کو
کافی ہوا ایک تیر
بجھا دینے کے لئے تیری شمع حیات
کافی ہوا ایک تیر

Presented by www.ziaraat.com

قطع کرنے کے لئے رشتہ امید

لیکن تیرِ حسن مانند شفقِ صبح کے

اب تک نور پیدا کرتا ہے

ہماری نگاہوں میں

اور تیری خوشبو مہکتی ہے

گلاب کی خوشبو میں

جنت کے فرشتے!

اُڑ گیا تو غیر قانونی بلندی کی طرف

ایک ہی پرواز میں

جس طرح پرندہ پر کھول کر اُڑ جاتا ہے

پرواز کی تُو نے

رحمت کے آسمانوں کی طرف

جہاں گلے لگا لیا تجھ کو

خدا کی رحمت نے

Presented by www.ziaraat.com

تیرا نورانی چہرہ جگمگا رہا ہے
خالق کے حضور میں
یہ ہے معبود کی شفقت ہمارے حال پر
اب میں سمجھتا ہوں
کہ ہمیشہ جب شام ہوتی ہے
تو کیوں آسمان خونی نظر آتا ہے
فاختہ کے گلے کی طرح
سورج کے ڈوبتے ڈوبتے

(۳۹)

کون نہیں چاہتا اصلاح
مقدس اُمید
پیارا نصب العین
مگر کیسا کچھ کٹھن ہے یہ منصوبہ
کبھی کسی نے دیکھا ہے پہاڑوں کو

Presented by www.ziaraat.com

اپنے مقام سے حرکت کرتے ہوئے؟

اور بڑی بڑی عمارتوں کو

اپنی جگہ بدلتے ہوئے؟

اسی طرح نہیں بدل سکتا انسان

اپنی بدعادتوں کو

جو کسی طرح اُس کا پیچھا

چھوڑنے والی نہیں ہیں

مگر ہمت اور حوصلہ

ایک دن ضرور ہماری کوششیں

آخر فتح پائیں گی تمام دشواریوں پر

معجزہ دکھلائیں گی خوبیاں

اور نیکوکار

قوی تر ثابت کر کر رہیں گے

انگشت بدنداں رہ جائیں گے

Presented by www.ziaraat.com

بداعمال انسان
وہ دیکھیں گے
اپنی قوتوں کو مٹتے ہوئے
اور نظر آئے گا
کہ ہماری مصیبتوں کے ایام
ضائع اور برباد نہیں چلے گئے

(۴۰)

ہر ایک چیز کا ایک موسم ہے
ایک وقت ہے کہ ہری بھری شاخ
اپنے کو جھکا دیتی ہے
فصل بہار کے جھونکوں کے سامنے
لیکن خشک لکڑی
کسی طرح خم نہیں کی جاتی
خالص سونے پر

Presented by www.ziaraat.com

جو نقش بھی بنایا جائے
وہ ویسا ہی درخشاں ہے
جیسا کہ ٹکاؤ
لیکن جونہی کہ ناملائم آلائشوں کی بدولت
آب وتاب زائل ہوئی
طلائی تختی کی
پھر سب نقوش کی حالت وہی ہے
جیسے کوئی مہر لگانے جائے پانی پر
بچپن ہی ایک فصل ہے موزوں
خالص روحوں کو ریاضت دینے کے لئے
اُس کے بعد تو زمانہ آتا ہے
ناانصافی اور کج روی کا
جو ماں ہے سب غلطیوں کی
پائیدار ہے فقط وہی اصلاح

Presented by www.ziaraat.com

جو گہوارے کے اُفق سے طالع ہو

یہی ہے صرف وہ اصلاح

جو ہیرو پیدا کر دکھلاتی ہے

جن کے دل عزم و استقلال سے

بھرے ہوتے ہیں

دوسری ہر ایک اصلاح تو بس

جیسے بہت سے شیریں چشمے

اپنے پانی ضائع کر دیتے ہیں

ریت میں

(۴۱)

ہم معصوم بچے

گہری اور مستحکم بنیاد

جس پر عالی شان عمارتیں قائم ہوں

اگر بنیاد ہی میں کمزوری باقی رہ جائے

Presented by www.ziaraat.com

تو پھر دنیا کی سلامتی کا خدا حافظ

اس لئے ضروری ہوا

کہ ایک عظیم الشان ڈرامہ

ترتیب دیا جائے

ہماری قوت کے مظاہرے کی غرض سے

اور تا کہ اعلان ہو جائے

پورے عالم میں

کہ ہمارے ہی ہاتھوں

پہنچا ہے نوع بشر کو

پیغام محبت کا

اتحاد اور رحم و کرم کا

ضروری ہوا

کہ ایک غیور پیاسی فوج

پیارے معصوموں کی

Presented by www.ziaraat.com

دیر تک عبث کوشش کرتی رہے

پانی جیسی پیاری چیز کی

اپنی دردناک چیخ و پکار سے

تا کہ معلوم ہو جائے انسانی دنیا کو

معمول سے کتنی بلند تر طاقت

اپنے اندر پوشیدہ کئے ہیں

معصوم بچے

اور کس قدر فقط اُنہیں کی بدولت

محبت اور معصومیت

پروان چڑھی ہیں عالم میں

(۴۲)

اگر مجھ سے کوئی پوچھے

کون وہ آقا ہے اس ارضی دُنیا میں

جس کی بدولت ہم مالک ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

بارآور دلوں کے
سب سے بڑا مصلح دُنیا کا
جس کے مدرسے کی تاسی کرنے والے
جیتے جاگتے نمونے
اُس کی طہارت وشفافی کے
اور سب سے زیادہ پاکیزہ مقتدی
میں جواب دوں گا اپنی بھرپور جان سے
وہ علی اصغرؑ ہے میرا شیریں آقا
جس کے سکھلائے ہوئے سبق
افکار کو جلا دینے والے
اپنی حیات بخش نورانیت سے
دلوں کو منور کرنے والے
جو جذب ہو جاتے ہیں روحوں میں
اپنی حرارت سمیت

Presented by www.ziaraat.com

نور کا وہ نقطۂ مرکزی
جو دلوں کی تہوں میں پوشیدہ ہے
ستارہ بے مثال اپنی درخشندگی میں
جو اپنے گروپ کی چیدہ ہستیوں کے ساتھ
جن کے دل آتشِ محبت سے بھڑک رہے تھے
چمکا، کربلا کی مقدس زمین پر
پیش کیا اُس نے اپنی ہستی کو
قربانی کے لئے
تا کہ اُس کا عالی شان نمونۂ عمل
سہرا بنا رہے ہیں غیر فانی اقبال مندی کا
اخیر دم تک دُنیا کے
کربلا! آسمانی اُمید
اصلاح کے درخشندہ ایام کی صبح صادق
آنکھوں کو خیرہ کرنے والی

Presented by www.ziaraat.com

تیرے ہی اندر سے حیات تازہ پائیں گے
مرجھائے ہوئے دل معصوموں کے

(۴۳)

سارا عالم دم لئے بغیر
محو ہے اسی جستجو میں
کہ صداقت کیا ہے
دانا ہوں یا سادہ، سب
ہمہ تن مصروف ہیں اسی کام میں
مگر کسی کو پتا نہیں شمع حقیقت کا
لیکن جہاں تک میرا تعلق ہے
میں فیصلہ کر چکا ہوں
کہ تیرے مقدس خون کے قطرات
میرے آقا!
ایک آسمانی چشمہ ہیں

Presented by www.ziaraat.com

جس میں غرق ہو جاتے ہیں

تمام شکوک اُن دلوں کے

جن کو الہام کا درجہ حاصل ہے

سرزمینِ کربلا!

بن جا مقدس ترین ہمارے لئے

بن جا ہمارے لئے قبر اور جھولا

جو خالص خون بہہ گیا

ہمارے آقا کے زخمی گلے سے

نہیں ہے مگر ایک تازہ دریا

دریا محبت کا

جہاں وہ جن کی روحیں تشنہ ہیں

اپنی پیاس کو تسکین دیں گے

جو پیوست ہو چکی ہے اُن کے گلے میں

جو ان کی حلق تر کرنے، جاتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

آسمانی شراب کے بھنور کی طرف

خاکِ کربلا!

تیرے اندر محفوظ ہے یاد

ایک ننھے مزار کی

جس کو دُنیا نے

چھان کر تاریخ کے ہر دَور کو

چن لیا ایک مشعل بنانے کے لئے

(۴۴)

ہم ننھے معصوم

اِس دُنیا میں آئے ایسے عالم سے

جو خالص روشنی سے منور ہے

ہماری روح

دُنیاوی جھگڑوں سے ناآشنا

اب بھی مربوط ہے

Presented by www.ziaraat.com

ازلی چشمے سے

زمانے اور صدیوں کا تفاوت

فرق نہیں کرتا

ہماری روح کی معصومیت میں

ہمارے دل دھلے ہوئے ہیں

نیکیوں کے چشموں سے

معطر ہیں

وہیں کے پھولوں کی خوشبوؤں سے

مگر افسوس کے ہمارا لگاؤ

جتنا زیادہ بڑھتا ہے

اس دنیا سے

اس عالم سفلی سے

اور گویا ہمارے اندر بیداری پیدا ہوتی ہے

اتنی ہی لطافت

Presented by www.ziaraat.com

ہم سے رخصت ہوتی جاتی ہے
اور ناانصافی سے کہا جاتا ہے
کہ ہماری روح
ترقی کے مدارج طے کر رہی ہے
آہ! ہم باقی نہ رہ سکے
پھول اپنی طفولیت کا
اور لطافت اپنے اوّلین ایام کی
اپنی روحوں کی صفائی
اور برکت و معصومیت ملائے اعلیٰ کی
وہ بے مثال سرمایہ
جو مٹ جانے کے لائق نہیں

(۴۵)

جوں ہی کہ ہم نے قدم رکھا
اس فریب و مکر کی دنیا میں

Presented by www.ziaraat.com

ہم آشنا ہوتے ہیں باہمی تنافر سے

بے رحمی سے اور جور و ستم سے

جو ہم کو آنسو رُلاتے ہیں

آؤ ہم سب مل جل کر روئیں

آخر برداشت تو کرنا ہے اس دکھ کو

ایسا ہو کہ ہم سب کے آنسو

اکٹھے ہو کر بن جائیں

ایک ایسا چشمہ

جو ہم کو امید کی راہ لگا دے

جو خاتمہ کرنے والی ہو

اس درد و بلا کا

ایسا ہو کہ ہمارے آنسو

تیار کر دیں ایک سمندر

جس سے طالع ہو

Presented by www.ziaraat.com

نہایت خوبصورت روشنی دن کی

تاکہ دیکھیں آسمان

صبح کی نئی شفق پھیلتے ہوئے

اور دائمی محبت

آؤ روئیں پگھلنے دیں

اپنی آنکھیں شیریں آنسوؤں میں

ہوا کرے ساخت پرداخت والدین کی

بے چین ہو کر ہماری کڑھانے والی چیخوں سے

جو برآمد ہوتی ہیں ہمارے افسردہ دلوں سے

آؤ! روئیں دردناک داستان پر

اُس پیارے معصوم کی

جو ذبح ہو گیا اپنے خلوص کے نام پر

آؤ روئیں مصائب پر

اُن برگزیدہ ہستیوں کی

Presented by www.ziaraat.com

جو اُسی کے ہم نصب تھیں
اور اُسی قانون پر جاں بحق ہوئیں
جس پر قربان ہو گیا وہ خود بھی

(۴۶)

یہ کیوں اتنے کچھ جنگجو سپاہی
نظر آتے ہیں دُور تک
ندی کے کنارے
پیادے اور گھوڑے سوار
مسلح ہتھیاروں سے
اور ڈھالوں سے
کیوں یہ ننگی شمشیریں
کھچیں ہیں باہر نیاموں سے
کیوں یہ کالے رنگ کے لوگ
آئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

غیر معلوم سرزمینوں سے
یہ نیزے انیوں والے
یہ شمشیریں یہ بھالے
اور یہ مہلک خنجر
کس لئے یہ اتنے گھوڑے سوار
رات دن ندی کے کنارے
پہرہ دیتے ہیں گھاٹ پر
جہاں اونٹ پانی پیتے ہیں
کیوں یہ سارے راستوں میں
اور لق و دق صحرا میں
دکھائی دیتے ہیں
ہتھیار ہی ہتھیار
خونخوار فوجیوں کے ہاتھوں میں

Presented by www.ziaraat.com

(۴۷)

آہ! یہ اس لئے ہے سب کچھ
کہ ایک تسکین بخش موج دریا کی
نہ پا جائے کہیں اُن بدقسمتوں کو
جو محصور ہیں اپنے پڑاؤ میں
اس لئے ہے یہ سب کچھ
کہ ہلاک ہو جائیں قاتل پیاس سے
دم گھٹنے والے صحرا کے اسیر
وہ مر رہے ہیں
ایک ہولناک بخار سے
وہ معتوب ہیں
ایک نجس تاجدار کے
پیاس نے خشک کر دیئے ہیں
لب اُن کے

Presented by www.ziaraat.com

اور آنسو خشک ہو چکے ہیں
اُن کی آنکھوں میں
لیکن یہ پیارے معصوم
جن میں ظالم نہ پا سکے گا
بہت سا خون
کبھی نہ جھکائیں گے اپنا سر
رحم کی درخواست کے لئے
طاقتور خلیفہ کے سامنے
یہ کبھی خم نہ کریں گے اپنا سر
حاکم کے حضور میں
جو بھرا ہوا ہے حسد سے
جو خوشی سے ہنستا ہے
اُن کے کفنوں پر
جو اپنے والوں کو دیتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

اور زندگی کا منکر ہے
اُن کے لئے
جو مقابلہ کرتے ہیں
اُس کے تکبر کا

(۴۸)

شیریں دختر سکینہؑ پیاری
کیا ہے کہ آج وہ
اپنی نازک خواب گاہ سے باہر ہے
آج وہ کیا کرتی ہے
جو کبھی جدا نہ ہوتی تھی
اپنے بھائی سے
کیوں آج وہ نظر نہیں آتی
نازک جھولے کے پہلو میں
جھلاتے لوریاں دیتے

Presented by www.ziaraat.com

پھول جیسے بچے کو
جو اُس کی سب سے پیاری
اور لذیر ترین خواہش ہے
اُس نے دیکھ پائی ہے خوفناک موت
رنگی ہوئی اپنے بھائی کے چہرے پر
وہ اپنی سب تکلیف کو بھولے ہوئے
نکل پڑی ہے
درندہ دشمنوں کے سامنے
مصیبت زدہ بلبل اڑتی گئی ہے
عبث کریدنے کے لئے ریتی کو
تا کہ تھوڑا سا پانی نکال لائے
اُس میں سے
جو نجات دے سکے
ناقابلِ برداشت تکلیف سے

Presented by www.ziaraat.com

سسکتی نازک جان کو
لیکن قسی القلب صحرا میں
کہیں نام کو نہیں پانی مرنے والوں کے لئے
جو جان بلب ہیں مہلک پیاس سے
اور اسی زمین پر کیسی نشاط سے
ایک دریا
بڑے پاٹ اور چوڑے سینے والا
اُچھلتا جا رہا ہے
اپنی نیلگوں موجیں
جن کو دیکھ کر غم کے آنسوؤں سے
آنکھیں ڈبڈباتی ہیں
ننھی بچی کی
کچھ دور نہیں ہے
یہ بہتا پانی

Presented by www.ziaraat.com

مگر ہزاروں نیزے اڑے ہیں

اُس کے اور دریا کے درمیان میں

پھول جیسا کملا رہا ہے

اُس کا ذبیح بھائی

اور کتنے کچھ کنول

لہلاتے نظر آتے ہیں

دریا کے کنارے

(۴۹)

کیسی کچھ وہ خوشی سے

پھولی نہ سماتی

اگر ایک مسکراہٹ سے

اگر آنکھوں کے ایک اشارے سے

علی اصغرؑ!

تو دے سکتا جواب

Presented by www.ziaraat.com

اُس کی پیاری باتوں کا
اگر آواز کے ختم ہو جانے کے بعد
اور آنکھیں بند ہوتے ہوئے بھی
کم از کم اُس نے دیکھا ہوتا
تجھ کو گلاب کی پنکھڑیاں
ہلاتے ہوئے
مگر افسوس!
کہ اُس کی دل موہ لینے والی صورت
رہ گئی کملائے پھول کی طرح
جب سے اُس نے دیکھا
کہ تیری ہستی کو
صبحِ زندگی میں
مس ہو رہی ہیں
تاریکیاں قبر کی

Presented by www.ziaraat.com

وہ زار و قطار روتی ہے

دعا کرتے ہوئے معصوم بھائی کے لئے

جو دم توڑ رہا ہے

جھولے میں

وہ شکوہ کر رہی ہے

مردہ آواز میں

آواز بھی کہاں

مگر لا نبی سسکیاں

(۵۰)

عباسؑ کیسے کچھ مخلص چچا

نامی بہادر علمبردارِ فوج

مبتلا جان کا رنج و الم میں

جھکائے ہوئے اپنا پر شکوہ چہرہ

دیکھتے ہیں بلند ہمت ننھی بچی کو

Presented by www.ziaraat.com

گرتے پڑتے

یکا یک سروں کے قریب

اپنے نیم جان ساتھیوں کے

دیکھتے ہیں

جان بلب تشنہ کاموں کو

خالی کوزے بلند کر رہے ہیں

آسمان کی طرف

ظالموں تک کے چہرے

فق پڑ گئے ہیں

اس دردناک منظر سے

پھر کھنچے ہوئے

اپنی شعلہ فشاں مشعل

تابعداری فولادی شمشیر

بڑھے تن تنہا

Presented by www.ziaraat.com

پوری فوج کے مقابلہ کو

جا پہنچے دریا پر

جو موجیں مار رہا ہے

اُن کے خود سے چھوٹ پڑتی ہے

جس طرح روشنی کے مینار سے

جو رعب سے دبائے ہوئے ہے

سفاک دشمنوں کے دلوں کو

جو کھسیانے بنے پیچھا کئے تھے

مگر کہاں تاب اُن میں

بہادر کی جرأت اور شجاعت کا

جواب دینے کی

جس نے اِن کو تتر بتر کر دیا

اپنے نیزے سے

گرائے بغیر ایک قطرہ خون کا

Presented by www.ziaraat.com

اِن کا علم ریشمی شکنوں والا

لہلہا رہا ہے موجوں پر

اور چھایا ہوا ہے

جس طرح کشتی کا بادبان

سمندر پر

چیلنج کرتے ہوئے

ذلیل و احمق دشمنوں کو

اِن کی آنکھیں پھینک رہی ہیں

خونی برق

کبھی نہ خیال آیا

واہ کیا کہنا

عظمت کی اس اعلیٰ مثال کا

کبھی نہ خیال آیا اُس آگ کا

جو شعلے بھڑکا رہی تھی

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے سینے میں
کچھ اور فکر نہ تھی
مگر بس پیارے معصوموں کی
جن پر وہ سو جان سے فدا تھے
چل پڑے وہ تپتے سورج کے نیچے
مشکیزہ لئے پانی سے بھرا ہوا
ایک لمحہ کے لئے تسکین دیئے بغیر
اُس پیاس کو
جو اُن کو جان بلب کئے تھی
خوش خوش
زندگی اور مسرت کا
پیغام لئے جاتے ہوئے
موت کی دہشتوں کے مبتلا
معصوموں کو

Presented by www.ziaraat.com

(۵۱)

افسوس ہرگز یہ پانی
جس پر فتح پائی
سکینہؑ دلربا کی خاطر
عباسؑ مقدس ہیرو نے
آہ ہرگز یہ معجزہ والا پانی
نہیں بجھا سکے گا
دردناک پیاس
علی اصغرؑ کی
اپنی شیریں لہروں سے
کیا ممکن کہ یہ نہ جانے والا غم
جو درد و موت کی خرخراہٹ سے
گلے دبا رہا ہے
اِن پیارے معصوموں کے

Presented by www.ziaraat.com

پا جائے کبھی یہ آسمانی پانی

جو چھاتی کو

سانس لینے میں مدد کرتا

اور درد سے کراہنے والوں کو

زندگی بخشتا ہے

عالی مرتبت عباسؑ!

جلد ہی ہزاروں تیر

برس پڑے آسمان سے

جنھوں نے تیری جان لی

مگر تجھ کو سرنگوں نہ کر سکے

بے سود

تیری قوت نے اپنے کو اُبھارا

تیرے نصیب ہیچ تھے

تیری شوکت و جلالت کے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

آخر تو جاں بحق ہوا
لڑائی کے میدان میں
اور تیرے خون نے رنگ دیا
شفاف دریا کو
آہ! وہ تیر
جو تیز اُڑان کے ساتھ آ کر لگا
تیرے دریا دل سینے میں
شگافتہ کر گیا مشکیزے کو
اور خالی ہو گئی مشک
مسکین بچوں کی
اور لالچی ریت
پی گئی وہ پانی
جو تو معصوموں کے لئے لایا تھا
مگر ٹھیک موجوں کے کنارے

Presented by www.ziaraat.com

جو عبث لہرا رہی ہیں

جان دے کر پیاس سے

جو کبھی نہ بجھائی گئی

تو سوتا ہے ابدی نیند میں

تا کہ جگمگاتی رہے

ہمیشہ ہمیشہ

یادگار فتح مندی کی

تیری اور پیارے معصوموں کی

اور فتح کا جھنڈا پھڑ کتا رہے

سورج کی کرنوں میں

ابد تک

(۵۲)

کیسی لاچاری مصیبت کے عالم میں

اے سکینہؑ

Presented by www.ziaraat.com

تیرے دل کو گرفت میں لئے ہے
کتنے نفیس ہار
ہیروں اور ستاروں کے
کتنے طلائی ظروف
عطر سے بھرے ہوئے
تو نہ دے ڈالتی ننھی بہن
قطرہ بھر پانی کے لئے
جو تر کرے جلتی چھاتی کو
اور جان بچ جائے کسی طرح
خدا کے پیارے کی
علی اصغرؑ! مصیبت کے مار کی
شیریں بچی زندگی بھر
تو نہ بھولے گی یہ دن مصیبت کا
تیرے اوپر لگی رہیں گی

Presented by www.ziaraat.com

صدیوں تک
نظریں تمام بدقسمتوں کی
تیرے بھائی کے
سانحۂ شہادت میں
اُس کی گڑی ہوئی آنکھیں
اُس کی خاموشی
آج تک التجا کرتی ہے پانی کی
پیاری سکینہؑ!
اس مایوس کُن دن کے بعد
پھر کسی روز
تیرا زخمی دل
پسند نہ کرے گا
مسکرانا،
صبح کو پوپھٹے بھی

Presented by www.ziaraat.com

(۵۴)

نھی بچی سکینہ!
نفیس تر ایک حوا سے
تو کھو بیٹی ایک نفیس چچا
مقدس اقبال
اپنے پورے گھرانے کا
تابدار چاند نیکو کاروں کا
وقار ہاشمی دانش مندوں کا
جس کی بے پناہ شجاعت
چمکی آسمانوں کی بلندی تک
لیکن بڑے غمناک ہیں
تیرے آنسو
جو تُو نے بہائے
ایک گہوارے کے قریب

Presented by www.ziaraat.com

جہاں تیرا ننھا بھائی

کیسا خوبیوں والا

جان دیتا ہے

فقط تھوڑے پانی کے لئے

سارے کیمپ نے دیکھا

یہ رنج و غم تیرا

زرد سراسیمہ

وحشت ناک آنکھیں

بال پریشان

لبوں پر مہر سکوت

آنسو لگاتار جاری

زلفوں کو تر کرنے والے

(۵۴)

کتنی بار میں سوچتا ہوں

Presented by www.ziaraat.com

رنج والم کی حالت میں

اگر دشمن اپنے تیروں سے
چاک نہ کر ڈالتے
مشکیزہ پانی سے بھرا ہوا
تو تیری زندگی محفوظ ہو جاتی
اس مصیبت سے
کسے معلوم کہ ایک طویل عمر
کیسے شاندار کارنامے
تیرے لئے پیش کرتی ہے
اور کیسے دن اقبال مندی کے
اُس کے بعد نظر آتے
ہمارے شافع! تیری حیات میں
لیکن پھر تو کیوں نکلتا
بے ہوش ماں کی آغوش سے

Presented by www.ziaraat.com

اور کیوں چھوڑتا

اپنے جھولے کی عافیت گاہ کو

پیش ہونے کے لئے تنِ تنہا

ایک فوج کے سامنے

مانگنے کے لئے

اپنے جماعت کی خاطر

تھوڑا سا پانی

پھر تو کیسے بنتا

روشنی عبادت خانے کی

اور وہ چیدہ معصوم

جو قربان ہوا سب کے لئے

اور ظالم دنیا کس طرح پاتی

مثال تیری معصومیت کی

جو پیش کی گئی

Presented by www.ziaraat.com

مقدس رحم کے نام پر

(۵۵)

اے تیر تو کتنا ظالم تھا
جب تو نے چاک کیا
گلا ننھے معصوم کا
جب تو آ کر لگا
اُس عالی رُتبہ پدر کو
جس نے ختم کرنے کے لئے
ظالمانہ جنگ کو دُنیا سے
دے ڈالا اپنا سارا خون
تو نے چیر ڈالا عین اُسی وقت
دل بچے کی ماں کا
جو آنسو بہا رہی تھی
جو اپنی خوشیاں کھو چکی تھی

Presented by www.ziaraat.com

اور تو نے عین اُسی وقت

زخمی کیا پیاسی روح کو

سکینہؑ عاشق بہن کی

جس کو نصیب نہ ہوا

اپنے بھائی کو دیکھنا دوبارہ

اے تیر تو کتنا رسوا

اور نجس تھا

کہ مزید تو نے خون آلود کیا

روح کو نیکو کاروں کی

جو غم و غصہ سے لرزتے ہیں

کتنا مجرم اور غدار تھا

تو اے تیر!

جس کی نوک

ہمیشہ فگار کرتی ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہم معصوموں کے دلوں کو

(۵۶)

کس طرح رسوا کیا جائے
جی بھر کے، حرملہ نالائق کو
بے شرم و بے حیا وحشی کو
جب اُس کی کمان نے تیرے ہاتھ کو
جو پیارے انداز سے اشارہ کرتا تھا
جواب دیا موت کا
اُف! میں لرز اُٹھتا ہوں
جب سوچتا ہوں کہ اگر حرملہ چاہتا
تو تیری جان بچا بھی سکتا تھا
اب وہ کاٹا کرے اپنا ہاتھ اور بازو
آخری انصاف کے دن تک
ہم ننھے معصوم

Presented by www.ziaraat.com

فصل نو کے تازہ میوے

یقین کیا کہ ہمارے دن
آگے بڑھیں گے برس بھر سے
شاید ہم معاف کر دیتے
سنگدل، فاتح کو
اگر اُس نے نشانہ نہ بنایا ہوتا
تیرے لاغر حلقوم کو
زہر آلود تیر کا
جو آج تک برماتا ہے دلوں کو
مگر کیا اچھا نہیں ہوا
کہ تو نے قربانی دی اپنی جان کی؟
اے نامدار آقا!
ہمارے وسیع اور غیور قبیلے کے
تجھ کو فاتح بنایا تیری موت نے

Presented by www.ziaraat.com

اور تو باعث رشک ہوا
ساری دُنیا کے لئے
ننھے معصوم بے ہتھیار
تو نے دے دیا اپنا گلو تیر کے لئے
لیکن تیرے اس مقدس عمل نے
جس کے نام پر تو قربان ہو گیا
تجھ کو مرکز بنایا امیدوں کا

(۵۷)

کہتے ہیں چہرے پر مسکراہٹ تھی
جب تیر آ کر تجھ کو لگا تھا
کیا یہ صحیح ہے کہ تیرے خشک لب
کھل گئے جیسے گلاب کا پھول
لیکن کون کبھی مسکرانا جانے گا
آقا! اگر تو نہ مسکرایا ہو

Presented by www.ziaraat.com

کیونکہ فتح مندی کی وہ شان
جو مدتوں مردانہ کارنامے دکھلا کر
حاصل ہوتی ہے صرف چند شیر دلوں کو
تو نے اس کو جیت لیا
اپنی ننھی جان کی صبح زندگی میں
جبکہ شگوفہ ابھی کھلا ہی تھا
کیا ایسا ہوا کہ پہلے کی طرح
تیرے کان کو سنائی دی کوئی صدا
دل کو موہ لینے والی
یا تیری دادی فاطمہ زہراؑ نے
تجھ سے دہرایا آسمانی کلام
اور نسیم فردوس چھو گئی بستہ کلی کو
تیری قربانی پہنچ گئی
تکمیل کی منزل تک

Presented by www.ziaraat.com

اب تیرے لئے کیا باقی رہا
سوائے مسکرانے کے
لیکن تیری گرامی ماں کی فریادیں
برابر بلند ہو رہی ہیں
وہ محسوس کرتی ہیں
کہ اُن کا جگر چیرا گیا ہے
تیرے والد کمر بستہ ہیں
شہادت کے لئے
اُن کے آنسو جاری ہیں
رخساروں پر
آمیز ہو کر تیرے خون سے
اور تیری شیفتہ بہن سکینہؑ
سسکیاں بھر رہی ہے۔
اُس کا غم حساب سے باہر ہے

Presented by www.ziaraat.com

مبارک اے فتح مند آقا
اس فاخرانہ مسکراہٹ نے
تجھ کو نئی زندگی عطا کی
حیاتِ جاودانی کی دنیا میں
جہاں تجھ کو
خوش آمدید کہتے ہیں
جمال اور مسرت

(۵۸)

اے وہ
جو اپنی گرامی ماں کی
تمام تر امیدیں
اُن کی زندگی کا سرمایہ ناز
اُن کی ساری خوشیاں
ساری تمنائیں

Presented by www.ziaraat.com

تواِن کودکھائی دیا

گویا آسمان سے اترتے ہوئے

اُن کے مسرت بھرے دل کو

خوشیوں سے گھیر لینے کے لئے

اُن کا دل محسوس کرتا

کہ وہ ایک وسیع مامتا سے پر ہے

اور وہ متکفّل ہیں

ایک بڑی ذمہ داری کی

تیری کمسنی کی حفاظت کی

وہ تیرے رُخ سے نگاہ نہ ہٹاتیں

تا کہ خواب دیکھ سکیں

تیری شجاعت کا

اُن کی ایک ہی آرزو تھی

کہ وہ تجھ کوتنومند دیکھیں

Presented by www.ziaraat.com

جس میں شجاعت کے جوہر کُوٹ کُوٹ کر بھرے ہوں
ہوشیاری سے گھوڑا دوڑانے والا
اور نیزے بازی میں کمال دکھلانے والا
ہمت سے اپنے ارادوں کو
جامۂ عمل پہنانے والا
اپنے بزرگوں کی لاج رکھنے والا
حسینؑ کا نام بلند کرنے والا
اے لو یہ ایک بزدل رذیل
ایک غدار دوزخ کا کندہ
آناً فاناً میں چھین لے گیا
آغوش مادری سے
پھول تیری روح کا

(۵۹)

علی اصغرؑ کے گرامی پدر

Presented by www.ziaraat.com

حضرت پیغمبرؐ کے عالی رُتبہ فرزند
دل نور سے منّور
چہرے پر آثار عظمت نمایاں
اے وہ جو بچوں کے لئے
کامل محبت محسوس کرنے والا
جس کا سرچشمہ
وہ محبت، جو خالقِ کائنات کو
اپنے بندوں کے ساتھ ہے
اے حسینؑ گرفتارِ بلا
پوری مصیبت کے مبتلا
دل پہلے ہی سے کباب
سسکیاں لیتے ہوئے بچے کی بدولت
کیسی جانکاہ مصیبت کا سامنا
اس حد کی ناانصافی کو دیکھ کر

Presented by www.ziaraat.com

جس نے آنسوؤں کا دریا بہا دیا
تیری آنکھوں سے
ہر طرف سے ایک گروہ نکل پڑا
نازک اندام بچوں کا
اپنے اپنے خیموں سے
پانی پانی پکارتے ہوئے
چیختے ہوئے اپنی کمزور آوازوں سے
لرزتے ہوئے کانپتے ہوئے
ماؤں نے بھی ہاتھ لانبے کیئے
تیری عبا کے دامن کی طرف
اضافہ کرتے ہوئے
اپنے آنسو تیرے آنسوؤں میں
مگر تو نے تھامے رکھیں اپنی سسکیاں
اور تیری نگاہیں

Presented by www.ziaraat.com

مڑ گئیں دریا کی طرف
جو یاں تھیں دشمن کی فوجوں
اور ہتھیاروں کی

(٦٠)

تو نے چاہا کہ معصوم بچے
برابر سے حصہ لگائیں وغا میں
تو نے چاہا کہ حاصل ہو
اِن معصوموں کو
فتح مندی تیرے معیار کی
لیا تو نے سب کو اپنی آغوش میں
اور چمٹا لیا سب کو سینے سے
اور پھونک دیا تو نے اُن کے اندر
خدائی ایمان
معرکوں میں فتح جیتنے والا

Presented by www.ziaraat.com

راسخ تھا کب سے
تیری پدری روح میں
تیرا عالی شان منصوبہ
اپنے فرزند کو پیش کرنے کا
نور کے حضور میں
تو نے چاہا
کہ اُس کے سر پر تاج رکھا جائے
محبوبیت اور قربانی کا
اور مصیبت سہہ کر اقبال مندی کا
اور غازی کہلائے ہمیشہ
یہ ننھی جان
اس طرح غیر فانی یادگار
حرملہ کے ذبیح کی
بلند پرواز کی گئی تاریخ میں

Presented by www.ziaraat.com

کربلا کے ریگستان سے

اور یوں ساری دنیا میں

ممدوح بنا علی اصغرؑ

شہادت کے نام پر

قدرت کا کرشمہ

جو بچوں کے شاملِ حال ہے

جنہوں نے اُس کو مقدس کیا

(٦١)

میں تجھے اب پیش کرتا ہوں

خراجِ تحسین

اے علیؑ اسلام کے نامی ہیرو

تجھ کو جو فائز ہے رُتبہُ اعلیٰ پر

سب اماموں میں

حیرت انگیز نمونہ

Presented by www.ziaraat.com

شجاعت اور بہادری کا

اے وہ،

جس نے ہمیشہ پھینک دیا اپنے کو

زرہ بغیر معرکۂ کارزار میں

اے وہ

جسے کسی نے نہ دیکھا

خم کھاتے ہوئے

خونی لڑائیوں

اے وہ جو تمام غازیوں میں

سب سے زیادہ افتخار کے قابل

سب سے زیادہ محبوبیت والا

اُن سب سے بڑھ چڑھ کر

جو بہادری میں ضرب المثل ہوئے

لہذا ہوا سب سے زیادہ

Presented by www.ziaraat.com

فتح وظفر کے سہروں سے
کچھ شک نہیں
تو بہتر شناخت کرسکتا
اُس خون کو جو لائق ہے
تیرے جیسے بڑے دل کے
بہادروں کے بہادر
علی اصغرؑ ہیں
اور ہمارا پیارا آقا

(٦٢)

بلاشک تیری جوانی سراسر نمونہ
شجاعت و جوانمردی کا
تیرے بازو رعب چھائے ہوئے
ساری دنیا پر
کانپتے ہوئے غزال کی طرح

Presented by www.ziaraat.com

دشمن چھو ہو جاتے

تیری ایک نگاہ سے

لیکن کتنا عجیب

اور بے مثال نمونہ

ہم کو پیش کیا تیرے پوتے نے

بلند کرتے ہوئے

انتہائی فاخرانہ چیلنج

غیظ و غضب کے خلاف

ایک وحشی سلطان کے

وہ آگے نکل گیا

تیرے کارناموں سے

شجاعت کا عجیب کمال

دکھلاتے ہوئے

اور اپنے حقوق کے تحفظ

Presented by www.ziaraat.com

کی راہ میں

موت کا سامنا کرتے ہوئے

مسلح ہو کر

فقط اپنی معصومیت سے

(۶۳)

وہ بنی ہاشم میں

سب سے زیادہ بہادر نکلا

تیری طرح

بالکل پاک اور مبرا

غلامی کی ذلت سہنے سے

ملبوس تمام تر

اپنے عقیدت و اخلاص میں

اُس نے جھونک دیا

اپنے آپ کو رن میں

Presented by www.ziaraat.com

اپنے جسم کو پیش کرتے ہوئے

بغیر زرہ کے

اور اپنے گلو کو نذر کر دیا

قاتل فولاد کے سامنے

تیروں کی برسات میں

جو موت بنے اُڑان کر رہے تھے

اے میرے آقا!

کیا کہنا اس تحفظ کا

کون سی زرہ ہو سکتی تھی

بہتر حفاظت کرنے والی

تیری ننھی جان کی

تیری معصومیت سے زیادہ

آہ! اگر بزدل دشمن

آدھے حوصلے کے بھی مالک ہوتے

Presented by www.ziaraat.com

وہ اپنے کو بھی اجازت نہ دیتے

مرتکب ہونے کی

ایسے شدید قابل نفرین جرم کے

کیا اُن میں سے کسی نے جرأت کی

مہلک تیر کے خلاف

مزاحمت کرنے کی

جس نے شگافتہ کر دیا

تیرے حلقوم کو

اعانت کرتے ہوئے

تیری معصومیت کی

(۶۴)

تیرے گرد پیش نہیں تھے کیا؟

تیرے سب اثر بار

جن کی اخلاقی عظمت

Presented by www.ziaraat.com

سارے عرب میں
آب وتاب سے درخشاں
علی اکبرؑ تیرا محبوب بھائی
اتنا ہی حسین جتنا کہ بہادر
کیسا خوش فطرت
جیتی جاگتی تصویر
حضرت پیغمبر صلعم کی
تیرا چچا قاسمؑ
پیارا فرزند
کیا کہنا اُس کی اقبال مندی کا
اُبھرتی جوانی میں
عونؑ اور محمدؑ پالے
پیار بھری مامتا کے
علیؑ کی دختر زینب کے

Presented by www.ziaraat.com

جو بھری ہوئی تھیں

شجاعت اور دانش سے

اور سب کے آخر

تیرا چچا عباسؑ

ہاشمیوں کا چاند

معرکوں میں علمبردار

یہ سب کے سب سوتے ہیں

صحرا کی عمیق

ریت کے

لاتعداد ٹیلوں کے درمیان

کیسا شاندار جلوس

تیرا برآمد ہوتا

ایسے اجرام فلکی کے جھرمٹ میں

جن سے کہکشاں

Presented by www.ziaraat.com

روشنی مستعار حاصل کرے

کیسا طلسماتی سورج

چمکتا ہوتا کربلا کے دن

تاریک تباہی سے

تجھ کو بچانے کے لئے

پھر ہرگز ڈراؤنا حرملہ

مرتکب نہ ہو سکتا

قابل نفرین جرم کا

لیکن پھر کس طرح

تیری بے مثال یادگار

یوں جگمگاتی

کربلا کے میدان میں

(۶۵)

Presented by www.ziaraat.com

معصوموں کے چاند
جس کی خالص محبت
ہم پر گھیرا ڈالے ہوئے ہے
کیا یہ حقیقت نہیں ہے
کہ موت ہی کی بدولت
تو نے فروغ پایا
ضروری تھا کہ تو پیش کیا جائے
اپنے والد کے بازوؤں پر
کسی ڈھال کے بغیر
سوائے اپنے معصوم دل کے
جس میں پیوست ہو جائے
تیر قاتلوں کا
تا کہ عقیدت پھوٹ پڑے
تیرے لہو کے قطروں سے

Presented by www.ziaraat.com

اے وہ جس کی مایہ ناز قربانی
ہم کو ورثہ میں دی گئی
ایک خوبصورت مثال
جس کے لئے تیرے والے
ساری دنیا سے
تیرے مزار کو حلقے میں لئے
دھونی رمائے بیٹھے ہوں
تیری ہی بدولت ہے فقط
اے آقا!
کہ عزت ومکرمت
تاج شرف عطا کرتی ہے
صرف تیرے ہی قبیلے کو
دنیا کے سربلند انسانوں میں
تیری ہی بدولت آقا!

Presented by www.ziaraat.com

ہمارا نام
تحسین و آفرین کے ساتھ
پکارا جاتا ہے
سارے عالم میں
گوشے گوشے میں چمکتا ہے
دُنیا کے
اور دیکھنے میں آتا ہے
کہ دُنیا کی بڑی بڑی طاقتیں
حمایت کی جستجو کرتی ہیں
امن و معصومیت
اور محبت اور پیار کے گروہ سے

(٦٦)

کس بلا کا تپتا سورج
کیسی بھنتی ہوئی ریتی

Presented by www.ziaraat.com

کیسی ہوا دم گھٹنے والی
کیسی ظالم اور مہلک پیاس
تین دن میں تین رات برابر
ہڑپ کر جانے والی
بیکس معصوموں کو
ظالم پہرہ دار
راتوں جاگتے پہرہ دیتے
اور کنواں ایک نام کو نہیں
صحرائیں
یہ کیا کچھ کم تھا کہ اُس پر
وحشیانہ جنگ بھی چھڑ گئی
اور جاری ہو گیا
دہشت ناک قتل و غارت
کیسے اور کیسے بیدرد معرکے

Presented by www.ziaraat.com

علیؑ والے بہت بہادر ہیں
مگر وہ قریب قریب سب
جان بحق ہو چکے
کیسے حملے سواروں کے
جو کیمپ پر چڑھے آتے ہیں
خاک روندھتے ہوئے
جو اُڑ رہی ہے
اندھے گھوڑوں کے سموں میں
جن کو کچھ سجھائی نہیں دیتا
دم گھوٹنے والے غبار میں
گرد اُڑتی ہے یا چھایا ہے
موٹا غباری بادل آسمان پر
روشنی کا روکنے والا
کیسی دل شگاف چیخیں

Presented by www.ziaraat.com

دم توڑنے والے زخمیوں کی
اور سسکیاں بھرنے والے بچوں کی
اپنی ماؤں کی آغوش میں

(٦٧)

جب تابش آفتاب نے
چاک کر دیا پردہ غبار کو
دیکھنے میں آیا
ایک انسان تنِ تنہا
آ رہا ہے مغموم و حزیں
کچھ لے چلا ہے دھوپ میں
قدم اُٹھاتا ہے
غمناک انداز میں
کچھ لپیٹے ہوئے اپنی عبا میں
آگے بڑھتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

نگاہیں نیچی جمائے
اِدھر اُدھر دیکھے بغیر
اور اُس طرف مغرور فاتح
اِس حیرت انگیز نمونہ کو دیکھ کر
لگے جھومنے
اپنی طاقت پر فخر کرتے ہوئے
وہ غلطاں ہیں اس خیال میں
کہ اُن کا حریف
استدعا کرے گا رحم کی
ضائع ہو جانے کے سبب سے
آخری دستہ اپنی فوج کا
اب وہ آتا ہے بالآخر
کھلم کھلا درخواست لے کر
امن و اتحاد کی

Presented by www.ziaraat.com

انہوں نے یقین کیا کہ وہ اُٹھائے ہے

مقدس کتاب اپنے ہاتھوں میں

آسمانی قرآن

جس سے ہر صاحبِ ایمان

حاصل کرتا ہے، شرافت کی زندگی

خدا کے نام پر

جو سب سے بلند و برتر ہے

(۶۸)

کہاں دیکھا تھا اُنہوں نے

یہ فائق الوصف معجزہ

جو آنے والا

اپنے سینے سے لگائے تھا

پُراسرار انسان

سب نے چکرا کے کہا چلاتے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

یہ حسینؑ ہیں
حقیقت میں وہ حسینؑ ہی تھے
اور باپ پر نظریں جمی ہوئی تھیں
لرزتے ہوئے بچے کی
جس کا منکا ڈھل چکا تھا
عمر غرق ہو گیا، شرمندگی میں
یوں موہ لیا اُس کو بھی
جذبہ ترحم نے
دیکھ رہے تھے سب
ٹکٹکی باندھے
یقین کرتا تھا ہر ایک
ہیئت کرتا تھا ہر ایک
ہیئت کذائی سے
کہ وہ اپنی گود میں لئے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

معصوم بچے کو

جو سوتا ہے چین سے

لپٹے ہوئے کپڑے میں

لیکن جب کپڑا اُٹھایا

مغموم باپ نے

ایک اشارے سے

اور نمایاں ہوئی

وہ چیز جو مخفی تھی

تو چمک اُٹھا

حسینؑ کے بازوؤں پر

ایک آسمانی چاند

ضیا پاشی کرنے والا

(۶۹)

یہ معجزہ جو پہلے کبھی دیکھنے کیا

Presented by www.ziaraat.com

سننے میں بھی نہ آیا ہو
ہر دن بیدار کرتا ہے
ایک مقدس یادگار
شاہد ہے بلند اوصاف کا
عظیم المرتبہ پدر کے
جیسے کے پیارے فرزند کے
قرآن مجید کے الفاظ
بیشک ایک مشعل ہیں
مگر فقط سچے ایمان داروں کے لئے
یہ ایک آتش ہے
جس سے پھیلتا ہے آسمانی نور
کڑکتی برق کی طرح
مگر میرے آقا کیا کہنا!
اُس نور کا جو ساطع ہوا

Presented by www.ziaraat.com

تیرے نورانی چہرے سے
جبکہ پردہ اُٹھا تیرے مکھڑے سے
مانند ایک ہلال کی
جو فضا میں بلند ہو
نازاں اپنی خوبصورتی پر
یا ایک سنہری ستارہ
پہلو میں سیمی کمان کی
جو پھینک رہا ہو
فضائے نیلگوں میں
اپنی روشنی کے تیر
ماہ نور کی طرف
ننھے معصوم!
زیادہ سے زیادہ حقدار
ہمارے آنسوؤں کے

Presented by www.ziaraat.com

کیا ایک بھی دل والا ہوگا
جو لعنت نہ کرے تیرے قاتل پر
جس نے جرأت کی تباہ کرنے کی
منتہائے جمال کو

(۷۰)

تیرے بھائی اور تیرے اقرباء
سب اُسی پاک نسل سے
جس سے کہ خود تو
جن میں سے کسی ایک نے بھی
سر نہ جھکایا دشمن کے سامنے
ہر ایک نے اپنے کو جھونک دیا
شدید معرکوں میں
کھو چکے تھے جسمانی قوت
بھوک پیاس سے تو پھر بھی

Presented by www.ziaraat.com

وہ معرکے دکھلا گئے

اور لڑے اُسی شجاعت سے

جو دلیر غازیوں کے لائق ہے

وہ سب کے سب در آئے

تیرے دشمنوں میں

شیر کے بچے کی طرح

جو بپھرے ہوئے

دفاع کرتا ہوا اپنے بھائیوں کا

جس کے دانت جمے رہیں شکار پر

برابر اُس وقت تک

کہ اُس کا دم نہ نکال دے

مگر آ کر وہ سب کے سب

موت سے ہمکنار ہوئے

زخموں سے چُور چُور ہو کر

Presented by www.ziaraat.com

اُن کے دل کا لہو بہہ گیا
عزت وحرمت کے تحفظ کی راہ میں
لیکن کیا تو بتلائے گا
میرے آقا!
کیا گہرا طلسم تھا
تیرے قبضہ میں
جس سے تو نے ایک دم کایا پلٹ دی
مغرور جنگی فوجیوں کی
کہ وہ پتھر کے مجسمے تھے
جن میں زندگی تھی
صرف آنکھوں میں
سب ششدر بنے کھڑے تھے
جب برآمد ہوتے دیکھا
تجھ کو خیمے سے

Presented by www.ziaraat.com

اور جب آغوش پدری میں

اُن کو سماں نظر آیا

تیری ضیا پاش نورانیت کا

اور یہ ننھی جان

سسکیاں لیتے ہوئے

جیت لے گئی ایک اکیلی

ظالم بادشاہ کی

پوری فوج پر

(۱۷)

اے ماؤں!

جن کا مشفقانہ فرض ہے

تربیت کرنا

اپنے ننھے معصوموں کو

اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے بچے

Presented by www.ziaraat.com

طفولیت اور کمسنی کے عالم میں
ناز کے قابل اور فاتح برآمد ہوں
تو اُن کے دلوں کو بھر دو
حوصلوں سے
جس سے پسپا ہو کر رہ جائیں
بدطینت انسان
سجا دو اُن کو
مکارم اخلاق سے
جس سے حضرت پیغمبرؐ نے
آراستہ کیا خود اپنے نفس کو
اس سے بہتر کوئی کمال نہیں
عزت والے انسان بنانے کے لئے
میں نہیں بات کرتا اُس جرأت کی
جو پیدا ہو رکابوں میں

Presented by www.ziaraat.com

ایک سوار کی
وحشیانہ نعرے لگاتے ہوئے
فولاد کی چمک کے درمیان
اے آسمان!
کاش یہ ستم نہ کیا ہوتا
انسان کے ہاتھوں
ایسی اعانت نہ ہوتی
فتح وظفر کے تاج کی
کہ عزت دی جائے
ایک ہی درخت کے پتوں سے
شاعر کو بھی اور سپاہی کو بھی

(۷۲)

میں ذکر کرتا ہوں
ایک ممدوح گروہ کا

Presented by www.ziaraat.com

فراخ دل انسانوں کا
عیوب ونقائص کو پرکھنے والے
بدنصیبوں کے دکھوں سے پورے آشنا
شجاعت وجوانمردی میں
نام نکالے ہوئے
نفرت کرنے والے تشدد سے
قرآن کا حکم بجالانے کے لئے
جو اپنا نیزہ بلند کرتا ہے
ظالموں اور جابروں کے
قابلِ نفرین اعمال کے خلاف
اے ماؤں تم دلیر بن جاؤ
اور اپنی اولاد کو لائق بناؤ
اپنے معیار پر
اُن کی پتلیاں چمکنے لگیں

Presented by www.ziaraat.com

جب تم اُن سے ہمارا ذکر کرو

ساری دُنیا تحسین کرے

اُن ماؤں کی طرح

جنہوں نے اپنے فرزند ہدیہ کیئے

کربلا میں قربانی کے لئے

زبان سے ایک لفظ کہے بغیر

جنہوں نے جھیلی

ایک دردناک شہادت

تاکہ درخشاں رہے

اُن کی فتح مندی

ہمیشہ ہمیشہ

(۷۳)

سنو! اعلیٰ مثال مایوس پدر کی

جبکہ مایوس بچے نے

Presented by www.ziaraat.com

جس کی دنیا اب بدل چکی ہے
ہار منوالی دشمن کی فوجوں سے
کیا یہ ضروری نہیں تھا
کہ وہ بتلائیں غمزدہ ماں کو
کہ کس طرح علی اصغرؑ نے
آنکھیں بند کیں نور بننے کے لئے
کتنی دفعہ وہ بڑھے دہلیز کی طرف
اپنے آنسو چھپائے ہوئے
پوشیدہ کئے ہوئے اپنے دُکھوں کو
اپنی دھک دھک کرتی چھاتی میں
ہر دفعہ پیچھے پھرے سر نہوڑائے
دعا پڑھتے نظریں جھکائے
آخر خدا نے اِن کی سُن لی
اور اُنھوں نے پکارا پیارے انداز میں

Presented by www.ziaraat.com

اے برتر و اعلیٰ ہم آئے ہیں

تیری ہی طرف سے

اور تیری طرف ہم پلٹنے والے ہیں

مقدر کا لکھا کچھ بھی ہو

جو ہم پر وارد ہو

ہمارا فرض ہے

کہ ہم ڈھال دیں اپنی زندگی کو

تیرے مقدس احکام کی بجا آوری میں

اور سرِ تسلیم خم کیئے رہیں

تیری مشیّت کے حصار میں

سر بسجود رہیں ہمیشہ

اپنے آقا کے دربار میں

اس سے بہتر وہ کیا کر سکتے تھے

ایک غمزدہ ماں کی تسکین کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

اس سے پیشتر
کہ وہ اپنی آنکھوں سے دیکھے
ایک چھوٹا نورانی فرشتہ

(۷۴)

علی اصغرؑ! مبارک فرزند
تو اپنے پدر سے سابق ہوا
شہادت میں
جس کو جلد ہی پہنچ کر
تجھ سے مل جانا تھا
غمناک تاریکی میں
کتنی تکلیف
اور کتنا دکھ بڑھ جاتا
تیری گرامی والدہ کے لئے
اُن کے رنج والم میں

Presented by www.ziaraat.com

جوتو آگے نہ چلا گیا ہوتا

اپنے عالی رُتبہ پدر سے

اُن کا دل کباب

اور اُن کی آنکھیں آنسوؤں سے پر تھیں

یہ دیکھ کر کہ کوئی نہیں ہے

اُن کے شوہر کے خون کا

بدلہ لینے کے لئے

اُن کا فرزند قید میں ہے

مسلح سپاہیوں کی

وہ کتنی سسکیاں بھرتی تھیں

جبکہ اُن کے بازو رسی میں بندھے تھے

کتنے کچھ آنسو انہوں نے بہائے ہوں گے

اپنی قید تنہائی میں

کیونکہ ظالم دشمنوں نے

Presented by www.ziaraat.com

جو بزدلی میں نمونہ تھے

نذر آتش کر دیا تیرا جھولا بھی

آہ! عمل میں آیا، اس طرح

احترام تیری میت کا

کہ بے رحم دشمنوں نے

ہوا میں اُڑائی

خاک تیرے جھولے کی

(۷۵)

آفریں! اے ننھے معصومو!

تم جہاد کر رہے ہو

صداقت کی راہ میں

خواہ کتنی بھی طولانی کیوں نہ ہوں

تمہاری مصیبتیں

آخر ایک وقت اختتام کو پہنچیں گی

Presented by www.ziaraat.com

تمہارا کارنامہ

ڈال دے گا دنیا کو
انتہائی حیرت واستعجاب میں
بلند رہیں گی
صدائیں گہری تحسین وآفریں کی
تمہارے عقب میں ہمیشہ
برگزیدہ ہستیاں خدائے برتر کی
اُس کو سلامی دیں گی
آسمانوں کی بلندیوں سے
جس طرح کے اعلیٰ مثالوں کو
تمہارے بزرگوں کی رفعت وسربلندی کی
یقیناً امتحان بڑا سخت ہے
پیاس تم کو کھائے جاری ہے
اور بری طرح جھنجھوڑ رہی ہے

Presented by www.ziaraat.com

صحرا کی تپتی ریت
اور یہ مہلک پیاس
پھر مصیبت کا کیا اندازہ
آفتاب ہے کہ بخار بنا ہوا ہے
یا کہو کہ نمونۂ موت
آہ! کتنی سخت کٹ رہی ہیں
گھڑیاں تمہارے لئے
لیکن کیا یہی مقدر تھا
کہ ایسے بدترین مظالم
یوں برباد کریں
اتنی معصوم جانوں کو
محض عتاب کی بدولت
ایک جفا کار کے

Presented by www.ziaraat.com

(۷۶)

اے ماں!

کیا اس پیارے مکھڑے کے غم میں

ننھے معصوم کے

جس کا سارا لہو خشک ہو چکا ہے

کیا اس چہرے کی انتہائی زردی نے

تجھ کو منجمد کر دیا ہے برف کی طرف

اور کچھ نہیں صرف پیاس ہے

جس کے لئے خوفناک علامتیں نمایاں ہیں

اُس کے چہرے پر

لوگ کہیں گے ایک خوبصورت کنول

مرجھا گیا ہے

یہ حال سامنے اور تیری نگاہیں

ٹکٹکی لگائے ہیں اس جگہ کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

جہاں سخاوت و کرم کا دریا

موجیں مار رہا ہے

ایک تیر کی اُڑان سے قلبی قریب تر

چوڑا اتنا کہ ایک سمندر

جو اپنی تازگی سے تشنگی بجھاتا ہے

اُن لوگوں کی

جو بھن رہے تھے تپتی ریت میں

مگر وہ اپنی جگہ ہے، ستم یہ ہے

اور تیرے ہاتھ میں کہاں رسائی

کہ وہاں سے حاصل کر سکے

تھوڑا سا پانی کوزے میں

جس سے جان بچ جائے

تیرے پیارے فرزند کی

اے ستم رسیدہ مادر!

Presented by www.ziaraat.com

تجھ کو پانی نصیب نہ ہوگا

قید میں پہنچ کر بھی

مگر ایک زہریلے برتن میں

زہریلا پانی

جو تیرے حلق سے نہ اُترے

تاریک محبس میں

(۷۷)

کہاں سے آئی یہ چمکتی سفیدی؟

جو پھیلی ہوئی ہے تاریک فضا میں

جیسے کوئی دودھ کی ندی

جگمگا رہی ہے آسمانوں میں

نہیں یہ وہ دودھ نہیں ہے

جو اما لتے کی بکری نے بہایا ہو

جس نے دودھ پیش کیا تھا

Presented by www.ziaraat.com

آسمانی سلطنت کے ایک بادشاہ کو
اور جس کی بدولت ایک بکری نے
آسمانوں میں عزت و رفعت پائی
ضعیف و لا طائل قصہ
حقیقت میں یہ پیاری روشنی
ایک خوبصورت نورانی راستہ ہے
جس کو منور کر دیا ہے دعاؤں نے
کربلا کے معصوموں کی
گلوں میں آگ، آواز گرفتہ
پانی پانی کی آوازیں لگاتے ہوئے
ہچکیاں لے لے کر
مناجات کرتے ہوئے
آسمانوں نے سنی اُن کی فریاد
فوراً وجود میں آیا

Presented by www.ziaraat.com

ایک وسیع و عریض دریا
فضائے آسمانی میں
ختم کرنے کے لئے
قیامت برپا کرنے والے امتحان کو
اور معصوموں کے درد والم کے
مداوا کے لئے
تب سے ہی آسمان میں یہ سفید ندی
ہمیشہ چمکتی ہے
تاریک راتوں میں
اور اُس کی شعاع
غمناک انداز میں
پھیل جاتی ہے فضائے لامحدود میں

(۷۸)

رحمت کے آسمانوں کی طلائی کمانیں

Presented by www.ziaraat.com

غیر قانونی محرابیں
معصوموں کو تھپک کر سلانے کے لئے
پیش کر رہی ہیں
لوریاں دینے والے جھولے
تاکہ جب کہ کرشمہ قدرت سے
بچوں پر کچھ سکون کا عالم طاری ہو
اور ذرا آنکھ جھپک جائے
تو نورانی فرشتے
آسمانوں کی بلندیوں سے
زمین کی طرف نہریں کاٹ دیں
اس معجزے والے دریا کی
جس کی نیل گوں موجیں
ستاروں سے بنی ہیں
آسمان سے اُترنے والا یہ دھارا

Presented by www.ziaraat.com

ٹھنڈا کر دے

اُن کے سینوں کی سوزش کو

اور اُس پیاس کو

جو اُن کو جان بلب کیے ہے

اور پھر، جب وہ فاتح بن کر

خدا کے برگزیدہ لوگوں میں

حیات جاوید حاصل کریں

فردوسِ بریں میں

جب اُن کی روحیں

آزاد ہو کر فانی اجسام سے

کیف اندوز ہوں

دائمی سکون سے

اپنے خالق کی آغوش رحمت میں

تو نور کا یہ دریا

Presented by www.ziaraat.com

جو خیرہ کرتا ہے نگاہوں کو

زندہ رکھے ابد تک

اُن کی یادگار آسمانوں میں

(۷۹)

سب کے سب مجاہد جوانوں نے

جن کے دلوں میں

افتخار کے جذبات موجزن تھے

اپنے کو پھینک دیا موت کے اوپر

ماؤں نے لیا ہر ایک کا

رخصتی بوسہ

میدان جنگ کے لئے

خدا حافظ کہتے ہوئے

اُداس پیار

ضبط نفس کا انتہائی مظاہرہ

Presented by www.ziaraat.com

جس میں اب بھی اُمید کی جھلک نظر آتی تھی

کون سی ماں؟

پہلے ہی سے یقین کر سکے گی

اپنے فرزند کو موت کی گرفت میں

لیکن تیری گرامی ماں علی اصغرؑ

بھلا کس طرح جان سکے

کہ تو اُس کے ہاتھوں سے یوں کھو جائے گا

اور جوں ہی تیرا گلا نمایاں ہو گا

تیری آخری نظر بھی ختم ہو جائے گی

کس طرح کھٹک سکے

ایسا تاریک شگون

ستم رسیدہ ماں کے دل میں

جس نے تجھ کو حوالے کیا

اپنے شوہر دانا اور حکیم کے

Presented by www.ziaraat.com

جس کے سامنے ایک فاتح
جھک جائے تعظیم سے
اُس نے سونپ دیا
تیری معصومیت کو
سر جھکاتے ہوئے
بے درد قسمت کے حضور میں
اور قربان کر دیا اپنی شفقت و محبت کو
سلامتی کے لئے تیرے والوں کی

(۸۰)

فیاض آسمان!
لامحدود ہیں تیری نعمتیں
جن کا شمار باہر ہے
حقیر انسان کی طاقت سے
چٹیل اور بے آب و گیاہ صحرا میں

Presented by www.ziaraat.com

تو نے پیدا کر دیا ایک ذخّار دریا

تو نے سیلاب برپا کر دیا

اُس کی بڑھتی ہوئی موجوں کا

جو چھا گیا وادی و جبل میں

سرچشمہ سے لے کر سمندر تک

جو اُس کی کیچڑ پیتا ہے

دیکھو تو اُس کے کنارے پر

جہاں کل کچھ نہ تھا

آج یکا یک ایک شہر آباد نظر آتا ہے

قافلے وہاں پڑاؤ کرتے

ساربان ششدر رہ کر

دوزانو ہوتے ہیں

دریا کے کنارے

اُٹھاتے ہوئے آسمان کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

اپنے گیلے بازو
سپاہی اور جنگی انسان
اُن میں نہاتے
اور گھوڑے نہلاتے
سب جانور وہاں پیاس بجھاتے
شیر بھی اور اونٹ بھی

(۸۱)

افسوس یہ بہتا پانی
جس کو دنیا
آزاد دیکھتی ہے ایک پرندے سے
کیونکہ اس کو غلیل کا ڈر نہیں ہے
ماں پودوں کی اور زراعتوں کی
برابر سے سب مخلوق کا
جس کو آسمان نے بہایا

Presented by www.ziaraat.com

ساری دنیا کے لئے

معصوم بچو!

سخت سے سخت محنت

اور کٹھن سے کٹھن وقت پر بھی

تم نہیں لے سکتے

اس کو اپنے چلو میں

اُس کی تازگی

ممنوع قرار پائی تمہارے لئے

لفظ مردہ ہو گئے ہیں

تمہارے لبوں پر

ایک بے رحم سیاہ دل دشمن

محصور خونخوار غیظ و غضب میں

تم کو محروم کئے ہے پانی سے

جو آسمانی بخشش ہے

Presented by www.ziaraat.com

پیارے معصومو!

یہ اس لئے

کہ تمہارے بزرگوں نے انکار کیا

سر جھکانے سے

ملعون قانون کے سامنے یزید کے

شہزادہ ظالموں کا

(۸۲)

جب میں یاد کرتا ہوں

اے بلند و برتر خالق

دل پاش پاش کرنے والا منظر

جس نے دیکھی مصیبت معصوموں کی

ایک ہچکی لگتی ہے میرے دہن کو

اور پکڑے جاتے ہیں

آخری الفاظ گلے میں

Presented by www.ziaraat.com

میں دوبارہ دیکھتا ہوں
کربلا تیری بھنتی ریتی کو
میں محسوس کرتا ہوں
تپتی شعاعوں کو
جو ہضم ہو رہی ہیں
دور و دراز سورج میں
لیکن کیوں نہ دیکھتے ہوئے
اِن مصائب کو
جو چھائے ہوئے تھے
معصوموں پر
بدل ڈالا عام فطرت نے
معجزے سے قانون دنیا کا
علی اصغرؑ!
جب تجھ کو تیرے والد نے

Presented by www.ziaraat.com

برآمد کیا تیرے پردوں سے

تیرا درخشاں چہرہ

نمایاں کرتے ہوئے

بلند کیا تجھ کو دشمنوں کی طرف

جبکہ تو نے دکھلاتے ہوئے

اپنے کملائے ہوئے چہرے کو

درخواست کی چند قطرے پانی کی

جو بچا سکے آناً فاناً میں

پورے ایک مصیبت رسیدہ قبیلے کو

جب تیری خاموش درخواست کے ساتھ

اُنہوں نے بلند کیا تجھ کو

معبود برتر کی طرف

یہ عالی شان عمل

اتنا محبوب ہو سکتا تھا

Presented by www.ziaraat.com

خدائے قادر مطلق کو

کہ وہ تختہ اُلٹ دے زمین کا

جس سے پانی کے سیلاب آجاتے

جوش مارتے ہوئے

عمیق ترین گہرائیوں سے

اور بہت سی یکجا لہروں میں

اپنا طوفان لے کر آتا فرات

تھرکتے ہوئے مسرت سے

تیرے لبوں تک لانے کے لئے

خدائی پانی

نیلگوں موجوں والا

تسکین دینے کے لئے تیری تشنگی کو

اپنے اعجاز نما بوسہ سے

Presented by www.ziaraat.com

(۸۴)

آہ!

ایک وحشی کا فقط ایک تیر
تیز نکل گیا پورے آسمان سے
اور وہ کمان جو تیار کی اُس کے غیظ و غضب نے
کیسی کچھ غداری کی
اُس نے آقائے دو جہاں سے
یہ کون سا قانون تھا تمہارا
اے قابلِ نفریں ظالمو!
کہ تم نے نشانہ بنایا تیر کا
ایک نازک معصوم کو
تم کو خوف نہ آیا
کہ نقشہ بدل سکتا ہے
قادرِ مطلق ایک اکیلا فاتح

Presented by www.ziaraat.com

کس جرم کا الزام لگایا جا سکتا ہے
اس پاک مخلوق پر
جو معصوم کہلاتے ہیں
ساری دنیا میں
جو کسی قانون کو نہیں توڑتے
اَمن و عافیت کے
اور نہ وہ خون بہاتے ہیں
کسی کا
بدل دیا دنیا میں
تمہارے بزدلانہ غصے نے
اُمید کو دہشت سے
اور وہ جرمِ عظیم
جس کا وہ دھبّہ لگا رہ گیا
تمہاری پیشانی پر

Presented by www.ziaraat.com

توہین کی اُس نے

انسانیت کی

تمام عزت و حرمت کی

(۸۴)

کیسے سوچنے میں آئے

کہ ایک ننھی جان

ایک نازک مخلوق

اس قدر نزدیک آسمانوں سے

پیش کیا جائے

ہزاروں انسانوں کے سامنے

سب کے سب اولاد والے

مگر کسی ایک نے بھی اُن میں سے

محسوس نہ کیا اُس کے چہرے کو دیکھ کر

رحمت کا ادنیٰ جذبہ اپنے سینے میں

Presented by www.ziaraat.com

اُس پر ترس کھانے کے لئے
اور ایک عاجزانہ درخواست
جس میں چمک رہی تھی
اخلاقی عظمت اُس کے خاندان کی
اور اس کے سارے قبیلے کی
اُس کا جواب ملا
اُس کو مہلک تیر سے
کس طرح سر نہ چکرائے
بیان کرتے ہوئے
ایسے انوکھے وحشیانہ ظلم کو
کیا یہ یقین کر لینا لا بدی ہے
کہ سپاہی
اپنے ظالمانہ غیظ و غضب میں
بالکل اندھے ہو گئے تھے

Presented by www.ziaraat.com

وحشیانہ حکم کی تعمیل میں
بہت زیادہ تشنہ ہو چکے تھے
تازہ خون کے
اُس سے بھی زیادہ پیاسے
جتنے بے گناہ مظلوم بچے
پانی کے

(۸۵)

تیرے پدر بزرگوار
زخموں سے چور چور
ملبوس تھے گویا
ایک خونی چادر میں
اور خون کی ندی بہہ رہی تھی
سر سے پیر تک
مگر نہ چاہا اُنہوں نے

Presented by www.ziaraat.com

کہ ضائع ہو جائے

تیرے خالص خون کا ایک قطرہ

بہتی دھار کو ہاتھ میں لیتے ہوئے

انہوں نے رنگین کیا

اپنی سفید داڑھی کو

جو ہر رجس سے پاک تھی

اُس کو پیش کرنے کے لئے!

قادرِ مطلق کے حضور میں

اگر وہ اکٹھی نہ کر لیتے یہ شبنم

ایسے خالص اور قیمتی خون کی

کون جانے کہ سرسبز و شاداب کھیتی

حاصل کر سکتی دوبارہ

ایک قطرہ پانی کا آسمانوں سے

اور کبھی بھی خشک بے گیاہ زمین سے

Presented by www.ziaraat.com

جو مردہ ہو چکی ہو
پانی کے قحط کی وجہ سے
ارادہ کرتی
سرسبز و شاداب ہونے کا
دردناک انتقام
مظلوم قبر کا

(۸۶)

اُداس دل میرا
مبتلا اندوہ غم کا
پھٹا جاتا ہے غم سے
ملامت کرتا ہے فلک کو
اُس ظالم تیر کے لئے
جو باعث ہوا
معصوم بچے کی شہادت کا

Presented by www.ziaraat.com

کون سے ہاتھ سے
کس قسی القلب کے
کس سخت دھات کا
یہ تیر تھا جو پھینکا گیا
جو پیوست ہو گیا
تیرے خوبصورت گلے میں
خاموش کر دیا جس نے
تیری پیاری آواز کو
جو تو کراہ رہا تھا
دھیمے دھیمے بازوؤں پر اپنے باپ کے
خاموش کر دیا تیری آواز کو
جو تو پڑھ رہا تھا دھیمے دھیمے
ایک مناجات پیاری پیاری
کیسا مہلک تیر تھا

Presented by www.ziaraat.com

جس نے بے رحمی سے کربلا میں

قاتلانہ حملہ کیا

تیرے خشک حلقوم پر

یہی تھی مرضی معبود کی

کہ تجھ کو سامنا کرنا پڑے

المناک موت کا

زندہ رہنے کے لئے

اُس کی آغوش رحمت میں

(۸۷)

رحم و کرم کے فرشتو!

آسمانی رحمت کے فرشتو!

کیوں بھلا

جب جتھہ بند معصوموں نے

فریاد بلند کی پانی پانی کی

Presented by www.ziaraat.com

جب ہاتھوں میں لئے ہوئے خالی کوزے

وہ فریادیں کر رہے تھے

سوختہ دلوں سے

تو کیا جانے اُن کے خشک لبوں کو

ٹھنڈا کیا جائے

اُن کے جلتے سینوں کو

کیوں آوازیں

اُن کی چیخ و پکار کی

نہ پہنچ سکیں آسمانوں میں

مشتہر کرنے کے لئے

اس حد کی ناانصافی کو

پیش ہونے کے لئے

ایک اکیلے

رحمٰن و رحیم کے حضور میں

Presented by www.ziaraat.com

اور کیوں نہ اتنا کیا خود تم نے
درخواست کرتے
خالق کے حضورِ اقدس میں
وہ کردے
اُن کی کلفت و مصیبت کو
ٹھنڈا کردے
اُن کے دلوں کی آتش کو
رحم و کرم کے فرشتو!
کیوں ایسا بھیانک انقلاب
عالم کے نظم و نسق میں
معصوم بچہ مارا جائے
تھوڑے سے پانی کے نام پر

(۸۸)

یہ اس لئے ہوا کہ نازک جانیں

Presented by www.ziaraat.com

جو ماؤں کو حد سے زیادہ پیاری تھیں
یہ سب ننھے ننھے بچے
موقع پا سکیں
قربانی کے لئے پیش ہونے کا
اور حصہ لگائیں دُکھ درد میں
جو انجام کار
اُن کے لئے مسرت لائے
یہ اس لئے ہوا کہ اُن کی یادگار
جگمگاتی رہے ہمیشہ
انسانیت کی تاریخ کی چوٹی پر
یہ اس لئے ہوا کہ روشن ہو جائے
کہ فتح نہیں دیتی
خالص عزت و شرف
جبکہ فاتح ظالم ہو

Presented by www.ziaraat.com

یہ اس لئے ہوا کہ محترم درخواست

جو اُنہوں نے پیش کی

ترحم کے مقصد سے

بلند کر دے مخلوق کے دلوں کو

اس علو رفعت تک

جو انسانیت کے لئے معراج ہے

یہ اس لئے ہوا کہ اُن کے ہاتھ

جو بلند ہوئے آسمان کی طرف

جنگ کے خلاف دعاؤں میں

اور دائمی صلح و امن کی تمنا میں

یہ بیش قیمت نمونۂ عمل

مثمر ہو

ساری دنیا کے معصوموں کے لئے

اور ممنوع ہو جائے

Presented by www.ziaraat.com

آپس کا تنافر

ہمیشہ ہمیشہ

(۸۹)

مہربانی کے فرشتو!

ترحم کے فرشتو!

جب سب اُمید کھو ڈالی

مایوس باپ نے

تم نے پیش کیا

غم نیم جاں فرزند کا

سن رسیدہ ضعیف پدر کو

کیوں نہ تم نے

موت سے حفاظت کی

مصیبت زدہ معصوم بچے کی

کیوں نہ بھلا تم نے

Presented by www.ziaraat.com

جبکہ باپ کی انتہائی شفقت

عاجزانہ درخواست کر رہی تھی

تمہاری جماعت سے

خاموشی کے انداز میں

معصومیت کو بچانے کے لئے

پیارے معصوم بچے کی

سِن رسیدہ مظلوم پدر کے

کیوں نہ کان لگاتے ہوئے

کراہوں کی طرف

نجات دلائی تم نے

علی اصغرؑ کو

مہلک پیاس سے

(۹۰)

منظور ہو خدا کو

Presented by www.ziaraat.com

کہ یہ بھیانک جرم
سبقت لے جائے
تمام بزدلانا جرائم سے
خدا نے چاہا کہ مجرموں کی پیشانیاں
شرم سے آلودہ رہیں
ہمیشہ ہمیشہ
منظور ہوا خالق کو
کہ داغدار ہوجائیں ہمیشہ کے لئے
غداری کرنے والے
سب ستمگار اور سب ظالم
اور دھبہ لگا رہ جائے اُن پر
جو تخت حکومت پر جا بیٹھے ہیں
تا کہ موقع پا سکیں ظلم و جور کا
زیادہ سے زیادہ

Presented by www.ziaraat.com

منظور ہوا خدا کو

کہ جور و ستم اور مصائب

جو برداشت کیئے

ننھے دُکھی معصوموں نے

اُن کی یاد باقی رہے

اُن کی خدائی کے آخر دن تک

درد انگیز سب قوموں کے لئے

کربلا!

وہی مالک جس کا دستِ قدرت

رہنمائی کرتا ہے انسانیت کو

منظور تھا اُسی کو

کہ تیرے نام سے وابستہ ہو

نفرت و حقارت

ہر ایک ظلم و ناانصافی کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

(۹۱)

اس لئے بنا یہ ماجرا

کہ ایک شیریں پیغام تھا

انتہائی امن کا

تا کہ جان لے دنیا

کہ کہاں تک ایک نازک مخلوق

چھوڑ کر حیرت وضلالت کے راستے کو

پابند ہو سکتا ہے

منکشف کرنے والی راہ کا

خالق کائنات کی خوشنودی کی

ضروری ہوا کہ اطاعت

نذر عقیدت کرے

قدرت مطلقہ کے حضور میں

اور یہ کہ نامور شجاع باپ

Presented by www.ziaraat.com

حاصل کرے آخری قطرہ

خون کا

اپنے ستم رسیدہ لختِ جگر کے

اور رنگین کرے

اُس سے اپنی ڈاڑھی کو

یوں غوطہ دیا جائے

معصوم خون میں اُس کے دل کو

پاک ہو جانے کے لئے

ذرہ برابر شک سے

تاکہ وہ حاضر ہو

عزت واحترام کے ساتھ

اپنے آقا کے حضور میں

Presented by www.ziaraat.com

اُس مقام میں

جہاں درست کردار

نیک نہاد خوش نصیب انسان

سربسجود رہتے ہیں

خدائے پاک کی عظمت کے حضور میں

وہ ساتھ لے جائے وہاں

کربلا کے تمام شہیدوں کو

وہ فروکش ہوں گے

لذیذ پھلوں والے باغات میں

جن کو سینچا گیا ہے

فواروں کے پانی سے

اور سبز کناروں والے چشموں سے

جو زمزمہ خوانی کرتے ہیں

بلبلوں سے زیادہ

Presented by www.ziaraat.com

وہ حیات جاوید کے دن گزاریں گے
اُس عالم میں
آغوش رحمت میں
اپنے معبود کی
اپنے خالق کی
جو ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے
وہ سنتے ہوں گے
گلاب کے پھولوں کے درمیان
گھنے پتوں کے سایہ میں
گونجتے ہوئے ابد تک
جادو بھرا لفظ ''امن''

(۹۴)

شہربانوؑ، تیری دلیر ماں
مالک تھیں غیر معمولی جرأت کی

Presented by www.ziaraat.com

جنہوں نے دے دیا تیرا ننھا ہاتھ

تیرے عالی رُتبہ پدر کے ہاتھ میں

تجھ کو پیش کرنے کے لئے

دشمنوں کے سامنے

اور اس لئے کہ راہ نکل آئے

تیرے لئے پانی کی

ایسا غم جس کے برابر کوئی غم نہ ہو

اُن کی آنکھوں کے سامنے نمایاں ہے

موت کا منظر ہزار بار

وہ دیکھ رہی ہیں اب بھی

ہزار بار

تیری آنکھوں کو

جو گڑ گئی ہیں بخار سے

تیرے خشک لب

Presented by www.ziaraat.com

ہزار بار

وہ سُن رہی ہیں

تیری ضعیف آواز

جو مردہ ہو چکی

اور بن گئی ہے ایک آتش

جس نے سلگا ڈالا

تیرے سینے کو

دیکھ رہی ہیں

وہ تیرا چھوٹا سا بازو

کھلا ہوا

جو چمٹا ہوا ہے اُن کی کمر سے

وہ آنسو گراتی اور لرزتی ہیں

دیکھتی ہیں میدانِ جنگ کی طرف

بار بار

Presented by www.ziaraat.com

تو پیچھے پلٹ کر نہیں آیا

جہاں سے

(۹۴)

اپنے پدر کے خزانے میں
علی اصغرؑ معصوم!
تو ہی تو تھا ایک جوہر
سب سے زیادہ خوبیوں والا
سب سے زیادہ انمول موتی
جو اُنہوں نے تھامے رکھا
آخری لمحہ تک
پورا ہو چکنے تک
ساری قربانیوں کے
تو ہی تھا سب سے بلند تر تحفہ
جس کی شہادت سے

Presented by www.ziaraat.com

اُنہوں نے طلائی مہر لگائی

تمام محبوب قربانیوں پر

دینے کے لئے معبود کی سپردگی میں

کربلا کے ریگستانوں میں

ستر قربانیاں

اپنے پیاروں کی

دردناک شہادتیں

جو انہوں نے پیش کیں

اپنے مالک کی

عظمت وجلالت کے نام پر

(۹۵)

پیغام رحمت ہو

تیرے پدر کو علی اصغرؑ!

جب نور نے تجھ کو مسرت بخشی

Presented by www.ziaraat.com

وہ لے چلے تیرا ننھا سا لاشہ
سب کی نظروں سے دُور
وہ نہیں چاہتے تھے
کہ تیری دُکھیاری ماں
اپنی جان نذر کر ڈالیں
مایوسی کی
تیرا گاڑھا خون بہتا دیکھ کر
تیرے جان لیوا زخم سے
اور سکینہؑ تیری غم زدہ خُواہر
انتہائی اندوہ والم کی مبتلا
کاٹ نہ ڈالے اپنی زلفیں
رکھ دینے کے لئے تیرے سینے پر
وہ سپرد خاک کرنے چلے
تیرے جسم کو

Presented by www.ziaraat.com

جو زیادہ روشن تھا چاند سے

اور زیادہ پیارا تھا

قمری سے

مگر بنانے کے لئے ایک آرام گاہ

جو تیرے لائق ہو

اُنہوں نے ہاتھ میں لی

اپنی چمکتی تلوار

کیسے تقدس بھرے اخلاص و عقیدت سے

عزت و اقبال نے سلامی دی

تیری فتح مندی کو

کیسا دلکش آئینہ علام کی تاریخ میں

تیرے نسب اور تیرے کارنامے کا

کیسی بلند مرتبہ خواب گاہ

درست کی تیرے آرام کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

برق صفت شمشیر نے

کیسے ہیرو کی

نام نکالے ہوئے

معرکوں میں

مشہور اور نامی تلوار

جو ترکہ میں ملی

تیرے شجاع پدر کو

کبھی نہ ہارنے والے بازوؤں سے

علیؑ جیسے سردار کو

جس کی شمشیر زنی

چھکے چھڑا دینے والی تھی

دشمن کے

تیرا دادا

اور خدا کا برگزیدہ

Presented by www.ziaraat.com

تین دفعہ

(۹۶)

کیا کہنا تیری نزاکت کا
جب تو ظاہر ہوا تھا دنیا میں
ایک بلبل خوشنوا
جو شکار ہو جائے
قبل اس کے کہ وہ ترانہ سنائے
کیا میں فدا نہ کردوں
اپنی زندگی تیرے نام پر
جس کو دیر نہ ہوئی قربان ہو گیا
بے شک تیری موت نے
مقدس کردی وہ راہ
جس پر میں چلنا چاہتا ہوں
بتلا دیا تیری شہادت نے

Presented by www.ziaraat.com

کہ وہ لوگ جن میں پھونک دی گئی ہے
روح وحدانیت کی
مغلوب نہ ہوں گے کسی شاہنشاہی سے
کسی غاصب کی طاقت سے
کہاں ہے یزید
اور اُس کی زبردست فوج
اُس کے ہزاروں سپاہی
تیر انداز پیادے اور سواری
خاک میں مل گئی
اُس کی ساری شان وشوکت
تاریکی نے ڈھانپ لیا اِن کے ناموں کو
ہمیشہ کو بھلا دینے کے لئے
مگر تیرا حسین مکھڑا
ویسا ہی نظر آتا ہے

Presented by www.ziaraat.com

ہر سو ضیا پاشی کرتے ہوئے
اور میں اپنے کو جاتا ہوں
کہ میرا دل بھڑک رہا ہے
آتش محبت سے
گلاب کے پھول کی طرح
جس میں تیری خوشبو پیوست ہے
جو مہکتی آئی میری طرف

(۹۷)

صحیفہ قدرت کے اعلیٰ مصنفؒ!
ایک اکیلی ہستی والے
کون سا دن تھا
کہ تیرے خدمت گزار بندے
ثابت نہ کرتے آئے ہوں
تیری کمزور مخلوق کے سامنے

Presented by www.ziaraat.com

تیرے ناگزیر وجود کو

سب کچھ اس پیاری دنیا میں

جو گوناگوں اثرات کے ماتحت

غیر منقطع طور پر تجدید ہوتا ہے

تا زیست ہم کو گواہی دیتا ہے

تیرے دستِ قدرت کی

لامتناہی طاقت کی

قادرِ مطلق، عالم کے مالک

مگر کون سا ثبوت ہو سکتا ہے

زیادہ خوبصورت

اور بیک وقت زیادہ مستحکم

اُس سے جو تو نے ظاہر کیا

اس معصوم کو موت میں

جو شہادت پر فائز ہوا

Presented by www.ziaraat.com

اپنے خلوص کے نام پر
جب بے جان ہو کر آغوشِ پدر میں
بند کیں آنکھیں علی اصغرؑ نے
دوبارہ کھولنے کے لئے
نور کی دنیا میں
تیرے پیاروں کی جنت
جب بوڑھا باپ
اپنے درد و الم میں
اپنی دعا پیش کر رہا ہے آسمان کو
بلند کئے ہوئے
آنسوؤں میں ڈوبی آنکھیں
دیکھ رہا تھا سرمدی چہرے کو

(۹۸)

تو ایک دفعہ پھر نمودار ہوگا

Presented by www.ziaraat.com

اپنے والد کے ہاتھوں پر
جب وہ حاضر ہو کر
معبود کے دربار میں
پکاریں گے "کربلا"
روشنی کے دن
جزا و سزا کے دن
جب سب کے سب پیش ہوں گے
آسمانی عدالت میں
جب سب مخلوق حاضر ہو گی
انصاف کے لئے
اپنے حقیقی باپ
اپنے پالنے والے کے حضور میں
سب کے سب سر جھکائے
قدم ڈالتے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

اُس دن کہ جب کھلے ہوں گے

دروازے روشنی کے

اور کھلے ہوں کے پھول بہشت کے

اور شعلے مارتا ہوگا ہولناک دوزخ

اُس دن کے لئے

تیرے بزرگوار والد نے تجھ کو منتخب کیا

اپنی سب قربانیوں میں سے

نذر کرنے لئے معبود کے حضور میں

اپنے دل کا سارا خون

تا کہ تیرا نام پروان چڑھے

اِدھر بھی اور آخرت میں بھی

اے وہ جس نے ہم کو ایک کر دیا

ابد تک کے لئے

اے وہ جس کے نورانی چہرے کی بدولت

Presented by www.ziaraat.com

جگمگا اُٹھا اُس کا سارا قبیلہ
معمور ہے اُس کا دل ہمیشہ
معبود کی محبت سے

(۹۹)

گھرے ہوئے درد و بلا کے صحرا میں
کس طرح کاٹیں غم کی رات
سوائے تارے گننے کے
وہ داخل ہو جاتے ہیں
سب پردوں میں
زخمیوں اور ستم رسیدہ لوگوں
کی خاطر سے
یہ آسمانی قندیلیں ہیں
جو خالق حکیم نے
بلند کی ہیں اپنی حکمت سے

Presented by www.ziaraat.com

راتوں کو روشن کرنے کے لئے

ایک اُن میں سے

اچھا راستہ دکھلاتا ہے

دوسرا روشنی پھیلاتا ہے

جو زائل کرتا ہے

آخری شکست کو

خالق کائنات کے

لطف و کرم کے بارے میں

یہ شیر دل کھیت میں سونے والے

ستاروں کی طرح

مشعلیں ہیں اپنے خالق کی

جنہوں نے روشن کردیا تجھ کو

اپنی قربانیوں سے

اے مقدس کربلا

Presented by www.ziaraat.com

درست کیا اُنھوں نے

ایک بہترین شاہکار

اپنے خون سے

جولکھا گیا اللہ کے لئے

یہ تاروں بھری رات میں

اُن کے لاشے

درخشاں ہیں نورانیت سے

(۱۰۰)

پامال شدہ خیموں میں

لوٹ مار کے عالم میں

حد کی مصیبت کے مارے

معصوم بچے

بھاگتے ہیں

اپنی ماؤں کی آغوش کی طرف

Presented by www.ziaraat.com

دردناک چوٹوں سے چُور چُور
بھاگتے ہیں اِدھر سے اُدھر
اُدھر سے اِدھر
آخر کار جب ظالم
پورا کر چکے اپنے غصے کو
اور زدوکوب ختم ہونے آئی
اور وہ اس لائق ہوئے
کہ جان سنبھالیں
اور بھر کے سانس لے سکیں
"فائدہ"
مگر کیسا کچھ دردناک
ساری رات کٹی
آنسوؤں میں
دردوالم میں گھلتے ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

بے سدھ پڑے تھے
سب کے سب
نیند بغیر ہمت ہارے ہوئے
پاس ہی اُن کے انبار تھے
بے جان لاشے
اُن کے پیاروں کے

(۱۰۱)

اے ماؤں!
اے جگر پاش پاش ماؤں!
کون تم میں سے خواہش کرتی ہوگی
اس لذیذ پانی کی
جبکہ تمہاری گود کے پالے
تمہارے لخت جگر
موت کا شکار ہوئے

Presented by www.ziaraat.com

چیختے پکارتے

ظلم وستم سہتے

مصیبتیں جھیلتے

جن کی پیاس بجھانے میں نہ آئی

اُن کے آخر دم تک

کیسے تیری ماں

اے ننھے معصوم

پی سکے یہ پانی

وہ ماں

جس نے تیرا مکھڑا نہ دیکھا

دوبارہ

اُس بدنصیب لمحہ کے بعد

کہ تیرے بزرگوار والد

اپنی عالی نفسی سے

Presented by www.ziaraat.com

تجھ کو لے گئے دشمن کی طرف
تجھے پانی پلانے کے لئے

(۱۰۲)

مائیں اور اُن کے ننھے بچے
ہولناک قتل وغارت کے بعد
رہ گئے رحم وکرم پر
سگ صفت ظالموں کے
یکایک واپس آئی
عجیب کیفیت
ندامت، ننھے فرشتوں کے سامنے
جو آخری سانسیں بھر رہے تھے
اور آخری رحم کھا کر خونخوار دشمنوں نے
پیش کیا معصوموں کے لبوں کو
بیش قیمت خزانہ

Presented by www.ziaraat.com

جس کی نگاہیں جویاں تھیں

تازہ پانی، خالص پانی

ہر سو بہنے والا پانی

سب طرف سے دوڑ کر نڈھال بچوں نے

گھیرا ڈال لیا مشکیزوں کا

جس طرح زمین پھاڑتے ہوئے ہل کر نیچے

اور اُس کے تیز پھل کے چار طرف

پرندے جھپٹتے نظر آتے ہیں

اپنی غذا تلاش کرنے کے لئے

اے ہائے علی اصغرؑ!

اے فطرت کے عجیب نمونے!

بھلا اس مایوسی کی بھی حد ہے

کہ تیری پیاری اور عاشق بہن سکینہؑ

تجھے ہر طرف ڈھونڈتی پھرے

Presented by www.ziaraat.com

دیدار کی کامیابی کے بغیر
تیرے ننھے پیارے مکھڑے کی
غم میں ڈوبی سکینہؑ
اپنا دل ٹھنڈا کر لیتی
اپنے آنسوؤں سے
اگر وہ تجھے بالکل کھو چکی ہوتی
اپنے یقین میں
یہ جانے بغیر
کہ کس نے تجھ کو ذبح کر ڈالا

(۱۰۳)

قیدی معصوم بچے
اور اُن کی غمزدہ مائیں
زندہ باقی ہیں
برداشت کرنے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

بدترین مصائب وآلام
پا پیادہ چلنے کے لئے
پہرہ داران کوہنکاتے ہوں
کربلا سے کوفہ تک
پریشان چہرے غبار آلود
درد والم کا قافلہ
پیش ہونے کے لئے
سنگ دل زیاد کے سامنے
بے رحم حاکم
کھنچے کھنچے پھرنے کے لئے
اپنے وطن سے کوسوں دور
بندھے ہوئے
رسیوں میں زنجیروں میں
یزید کے سامنے حضوری کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

ستمگار بادشاہ

رحمت ہو تجھ پر

اے ننھے شہید

مبارک ہو تجھ کو

چین سے سونا

محفوظ ہے تو

غلامی کی زنجیروں سے

ایسے مقام میں

جو تیرے درجہ کے لائق ہے

عزت کے میدان میں

فتح مندی کے جھرمٹ میں

انعام غازی مجاہد کا

(۱۰۴)

ننھے معصومو!

Presented by www.ziaraat.com

میرے دل کی چاہ کے مرکز

تم اس طرح اپنی جانیں کھوتے ہو

بے رحم موت کے چنگل میں

لق ودق صحرا میں

روؤ! روؤ!

مگر چپکے چپکے

جان بحق ہو گیا

آقا ننھے معصوموں کا

دردناک مصائب سہتے ہوئے

ننگی زمین پر

وہ آشنا ہوا

خوفناک مظالم سے

کئی دن کئی رات

فریادرسی کے بغیر

Presented by www.ziaraat.com

ملعون دشمنوں کی طرف سے
اُس نے برداشت کیا
انتہا کا درد والم
جبکہ اُس کا حلق
ایک بھٹی جیسا بنا ہوا تھا
جس نے ختم کر دیا
اُس کی آواز کو
اُس کو تکلیف نہ دو
اُس کی میٹھی نیند میں
گہرے سکون میں
جو اس کو لوریاں دے رہا ہے
اب کوئی تیر نہیں ہے
پیوست ہونے کے لئے
اُس کے بدن میں

Presented by www.ziaraat.com

وہ سورہا ہے
چین کی نیند غازیوں کی

(۱۰۵)

یہ کیسا ماتمی جلوس ہے
پورا خاندان قید میں
مائیں لڑکے اور لڑکیاں
کوئی نہیں جو اُس کا وارث ہو
اے عالی خاندان عورتو!
اے اسیری کی بلا جھیلنے والیو!
وحشی دشمنوں کے شکنجے میں
سب کے لبوں پر مہر خاموشی
اور آنسوؤں کا دھارا
پلکوں سے جاری
جاؤ! جاؤ!

Presented by www.ziaraat.com

جہاں تم کو لے جائیں
فاتح درندے انسانی شکل میں
لیکن برابر اُونٹوں کے اوپر سے
قاتلوں کے ہاتھوں میں
تم دیکھتی جانا
پیچھے مڑ مڑ کر
اُڑتے ہوئے غبار کو
دیکھتی چلی جانا
خون آغشتہ لاشے
اپنے پیاروں کے
جو لاوارث پڑے ہیں
تپتی ریتی پر

(۱۰۶)

قیدی معصوم بچے

Presented by www.ziaraat.com

کھنچے کھنچے جاتے ہیں
شہر بہ شہر
راہوں میں بازاروں میں
سب کے چہرے زرد پڑے ہیں
یاسمین سے زیادہ
وہ سب کی طرف لے جاتے ہیں
ایک سبق فلاح و بہبود کا
اک مشن امن و امان
اور اتحاد کا
انسانیت اور ترحم کا
وہ جارہے ہیں
پیش ہونے کے لئے
ستم رسیدہ مصیبت کے مارے
بے رحم حاکم کے حضور میں

Presented by www.ziaraat.com

جس نے اِن کو یہ سزا دی ہے
وہ جاتے ہیں
اپنے مصائب کا تحفہ لے کر
اپنے مشن کی تکمیل کے لئے
انصاف کا نقشہ پیش کرنے کے لئے
ظلم و جور کے خلاف
مجرموں کی طرح
جیلوں کی نگہبانی میں
جکڑے ہوئے زنجیروں میں
سپاہی اِن کو لئے جاتے ہیں
کشاں کشاں
نئی نئی طرح
ستانے کے لئے

Presented by www.ziaraat.com

(۱۰۷)

یہ سب سے اہم موقع ہے
اپنے سجے بنے تخت پر
خلیفہ تکبر و نخوت سے متمکن
اشارہ کرتا ہے قیدیوں کو
کھڑے ہونے کا
خنجروں کے قریب جلّادوں کے
احتجاج نہ کیا ذرہ بھر
مقدس معصوموں نے
سب کھڑے خاموش
اپنے بزرگوں کی شان دکھلاتے ہوئے
چیلنج کرتے ہوئے
اپنے ستم گاروں کو
اپنی پر سکون نظروں سے

Presented by www.ziaraat.com

زنجیر و رسن میں بندھے ہوئے
حلقوم تک بہیمانہ طوقوں میں
جنہوں نے ختم کر دیا تھا
اُن کی آواز کو
جس طرح ایک بھاری ہتھوڑا
ریزہ ریزہ کر ڈالے
اناج کی ایک بالی کو
سب کے سب چپ چاپ
اس خوف سے کہ اُن کا احتجاج
عتاب نہ نازل کرے قاتلوں کا
مگر وہ کیا کم تھے
اپنی معصومیت کے انداز میں
غیر فانی مبشر
عالمی امن و امان کے

Presented by www.ziaraat.com

جن کا اعلان بلند ہو کر
زمین کی انتہائی گہرائی سے
پہنچ رہا تھا افلاک کی چوٹی تک
اور جو دنیا کے ختم ہونے تک
گونجتا رہے گا
خالق کے حضور میں

(۱۰۸)

اے زخمی دل مادر
شہر بانوؑ ملکہ قیدیوں کی
کتنے کچھ ہیں تیرے ساتھی
تیرا مقدس دکھ بٹانے کے لئے
اور تو اے نازک بہن سکینہؑ
بدنصیبی میں کم نہیں کسی سے
کتنے کچھ آنسو بھرے ہیں

Presented by www.ziaraat.com

تیری آنکھوں میں
اپنے گھرانے کے ساتھ
بہانے کے لئے مصیبت کے مارو
آفت کے گرفتارو!
بھول جاؤ اُمید کو
تم کو جینا ہے
زنجیر و رسن میں
مگر ایک دن تاکہ اور اضافہ ہو
رنج و الم میں
تم دوبارہ دیکھو گی
ماتمی صحرا کو
جہاں پر تم نے
اتنے دُکھ برداشت کئے تھے
بس تو اے ماؤں!

Presented by www.ziaraat.com

جن کی رونے کی حسرت
دل کی دل میں رہی
تیاری کرلو اپنی لانبی سسکیاں
تیار کرلو اپنے خالص آنسو
بہانے کے لئے اپنے عزیزوں پر
جن کو تم پڑا چھوڑ آئی ہو
لڑائی کے میدان میں
جو دائمی نیند سوتے ہیں
اپنی خوابگاہوں میں
آنسو بہاؤ
اُن کے مدفن کی گرم ریتی پر
آنسو بہاؤ
اُن کے سوختہ دلوں پر
جن کی پیاس

Presented by www.ziaraat.com

کبھی نہ بجھائی گئی

اِس طرح تمہارے پیاس بھرے آنسو

محبت کا چھڑکاؤ کریں

مزاروں پر

اور اس کے بدلے

کہ تم اپنی نازک انگلیوں سے

جھولا جھلاتیں

ایک ننھے فرشتے کو

تم آنسو بہاؤ

اپنے ٹوٹے دل کو

قابو میں رکھتے ہوئے

آنسو بہاؤ

ایک چھوٹی سی قبر پر

جو تم پاؤ گی

Presented by www.ziaraat.com

غازیوں کی قبروں کے درمیان

(۱۰۹)

اے پیاری سکینہؑ

اے بے مثال خواہر

تو خاموشی کی نیند سو رہی ہے

کیسے آرام سے

بغیر کسی شکایت

اور بغیر کسی فریاد کے

کیسی کچھ موہنے والی تھی

تیری جواں ہمت

جب تو چھوٹی تھی

اپنے پیارے بھائی سے

تو قیدی بنا کر پھرائی گئی

تو نے سب کچھ سہا

Presented by www.ziaraat.com

کیسی غیر مغلوب دلیری سے

طمانچے اور ناسزا کلمات

بزدل دشمنوں کے

اور درد بھرے زخم جو ظالموں نے تجھ کو لگائے

تجھ پر ادنیٰ ترس کھائے بغیر

تیرے کان خون بہاتے رہے

جب کہ بے دردی سے چھینے گئے

تیرے گوشوارے

یہ سب بلا کیوں تجھ پر گزری

اے نازک پروردہ کم سن لڑکی

اس لئے کہ تمام خاندان کا بزرگ

حسینؑ

سب بچوں میں

تیرا ہی عالی رُتبہ پدر ہے

Presented by www.ziaraat.com

جس نے کبھی نہ جانا

ہمت ہارنا

جھنڈے کا مالک

سردار شہیدوں کی فوج کا

(۱۱۰)

ننھی سکینہؑ

کیسی دلیر اور کیسی دانا

تو حسرت پوری نہ کرسکی

اپنے دل کی

تو دوسری دفعہ نہ دیکھ پائی

ماتمی صحرا کو

جہاں فاتح کے غیظ و غضب کی بدولت

تیرے پیارے

جن کی شہادت سے چھا گئیں

Presented by www.ziaraat.com

ہر طرف تاریکیاں غم کی

دائمی نیند سوتے ہیں

خاموشی کی آغوش راحت میں

آہ! تیرا یہ طولانی سفر کیسا کٹھن

اور کیسا کچھ ناقابل برداشت تھا

جس کا تصور بھی

دردناک حد سے زیادہ

تو پیاری دختر حسینؑ کی

تیری یہ نوبت پہنچی

کہ تجھ کو اسیری کی تکلیف سہنا پڑی

آزادی کا دن دیکھے بغیر

قید میں رہی دمشق میں

بے رحم دارالخلافہ

ظالم مغرور کا

Presented by www.ziaraat.com

اور ایک آخری دفعہ

جب وقت مقرر آ پہنچا اجل کا

تو نے اپنی خوبصورت آنکھیں موڑیں

دور دراز زمین کی طرف

شہیدوں کی

پھر ایک مسکراہٹ سے

اپنے زرد چہرے کی

ایک آخری نگاہ کرتے ہوئے

آسمان کی طرف

تو جان بحق ہوگئی

ایک حرف کہے بغیر

اس طرح تیری موت

زنجیر ورسن میں

ہزاروں کوس اپنے وطن سے

Presented by www.ziaraat.com

عالم کو گواہی دیتی رہے گی
اس بدترین ظلم و جور کی
جو تیرے ساتھ روا رکھا گیا
گواہی دے گی قید خانہ کی
غلامی کی زنجیروں کی
اور تمام اُن مصائب و آلام کی
جو برداشت کیئے تیرے کنبے نے

(۱۱۱)

کتنا اندوہ و غم
چھایا ہوا ہے آج تک
یادگار ان مصائب و آلام کی
جن کو دنیا ہمیشہ دہراتی ہے
قابو رکھے بغیر اپنے آنسوؤں پر
بسا اوقات

Presented by www.ziaraat.com

میں خیال میں کھو جاتا ہوں

جب میں سوچتا ہوں

اس بھیانک جرم کو

کتنی جانیں قربان ہو گئیں

کتنے پھول کملا گئے

فقط اِک جفا کار کی غلط کاری کی وجہ سے

اے آسمان!

کیا تو رضا مند ہو گیا

اس عظیم قربانی کے لئے

کہ علی اصغرؑ بلند رُتبہ معصوم

سب سے زیادہ نازک نظر آئے

شہیدوں میں

اور اُس کی ننھی بہن سکینہؑ

اس قدر نیک نہاد

Presented by www.ziaraat.com

کہ پرندہ پانی پیۓ اُس کے چلو میں

مرجاۓ اسیری میں

مصائب سہتے ہوۓ

بستۂ زنجیر و رسن میں

انسانیت سے کتنا بعید

کتنی لمبی ہے

انتظار کی مدت اے آقا!

تیرے انصاف کے لئے

لیکن تیرا انصاف درخشندہ ہے

تو لئے بغیر نہیں چھوڑے گا

انتقام ہمارے دکھوں کا

(۱۱۲)

دوڑو! دوڑو! اکٹھے ہو جاؤ!

سب اقوام کے بچو!

Presented by www.ziaraat.com

سب کے سب مل کر

ایک جتھ ہو جائیں

سب مل کر ایک مطمع نظر بنائیں

آؤ مل کر آواز لگائیں

مٹ جائے دکھ درد دنیا سے

اُن آوازوں کی بدولت

جو ہم بلند کریں

اے ماؤں!

اکٹھی ہو جاؤ تم بھی

اور بڑھاؤ ہمت اپنے بچوں کی

اور لگاؤ تم بھی آواز

ہماری آواز کے ساتھ

پورے جوش و خروش سے

آؤ اعلان کریں غم و غصہ کا

Presented by www.ziaraat.com

ظالموں کے ظلم کے خلاف
حمایت میں انصاف کی
اتحاد اور یگانگت کی
گونج اُٹھے دنیا
ہمارے احتجاج سے
بھر جائے سارا عالم
ہماری فاتحانہ اپیل سے
بر لائے ہماری مراد
خالقِ ابدی و سرمدی
روشن و منور ہو جائے
ساری دنیا
اور آئے ایک روز ایسا
کہ نجس جور و ستم
باز آجائے

Presented by www.ziaraat.com

اُفق کو تیرہ وتار کرنے سے
اور بالآخر بنیاد رکھی جائے
اتحاد ویگانگت کی
نورانیت اور دانشمندی پر
کیونکہ ہم تو پہلے ہی سے
صلح کے چاہنے والے رہے ہیں
اُس وقت سے
کہ جب ہم اپنے گہواروں میں
لپٹے ہوئے تھے کپڑوں میں
اُس وقت سے کہ جب سے ہم نے جانا
کہ پانی سمندروں کے
دریاؤں کے اور چشموں کے
بنے ہیں اُن خونوں سے
کہ جو بہائے گئے

Presented by www.ziaraat.com

اور اُن آنسوؤں سے
جو جاری ہوئے رخساروں پر
ہمیشہ درخشاں رہے
نام تیرا اے مولاؑ!
ہماری پیشانیوں پر
اور تیری برگزیدہ ہستیوں کے نام
جنہوں نے طے کیں
راہیں مصیبتوں کی
حاصل کرنے کے لئے
انصاف کے سنہری زمانے کو
چمکتے ہیں
مستقبل کے دروازے پر
جن کی جگمگاہٹ میں
فرق نہ آئے کبھی بھی

Presented by www.ziaraat.com

کربلا!

غیر فانی ہے فیروزمندی تیری
توہی ہے جس سے
نئی صبح صادق برآمد ہوئی
جو ہم سے وعدہ کرتی ہے
اُن درخشندہ ایام کا
جن کی شعاع
ابد کو منور کرنے والی ہے
جن میں دور دورہ ہوگا
محبت واخوت کا
اور ہر سُو چرچا ہوگا
عدل وانصاف
اور امن وامان کا

Presented by www.ziaraat.com

علامہ ڈاکٹر سید ضمیر اختر نقوی کی معرکتہ الآرا تصنیف

شہزادۂ قاسمؑ کی مہندی

شائع ہوگئی ہے

Presented by www.ziaraat.com

علاّمہ ڈاکٹر سیّد ضمیر اختر نقوی کی معرکتہ الآرا تصنیف

شہزادۂ علی اصغر علیہ السلام

شائع ہو گئی ہے

Presented by www.ziaraat.com